112

31 2343809

رساله

در بیان

قدیم نظام دیهی هندوستان

مؤلفه

سید احمد خان بهادر . سی . ایس . آئی



در مطبع

سینتیفک سوسئیتي علیگڈه باهتمام شیخ علیم‌الله

بقالب طبع درآمد

سنه ۱۸۷۸ع

فہرست مضامین

قديم نظام ديهي هندوستان

جب که هم کسي گانوں کو ديکھتے هيں که نهايت آباد اور سر سبز هے درخت اور ميوے کے باغات اُس ميں موجود هيں جا بجا کنوئيں اور تالاب زراعت ميں پاني پهونچانے کے ليئے بقدر ضرورت يا بقدر طاقت وهاں کے باشندوں کے بنے هوئے هيں اور کثرت سے هر قسم کے لوگ جو درجے اور اختيار اور امتياز ميں مختلف هيں باهم ايک جگهه آباد هيں اور هر ايک کے پاس بلحاظ تفاوت امتياز کے رهنے بيٹهنے مويشي باندهنے کے مکانات موجود هيں هرايک کے پاس کچهه زمين زراعت کو اور کچهه غير مزروعه چراگاه کو موجود هے هر قسم کے پيشه ور اُن کي خدمات بجا لانے کو آباد هيں اور يهه تمام انتظام سالها سال سے بجز اس کے که کسي حادثه يا آفت ناگهاني نے اُن کو برباد نه کرديا هو ايک طرح چلے آتے هيں تو هم کو تعجب هوتا هے که يهه انتظام کيونکر اور کن اصول پر قايم هوئے تهے اور بالطبع هماري طبيعت اُن کے دريافت کرنے پر مائل هوتي هے *

هندوؤں کے قديم زمانے کي اس قسم کي تحريرات جن سے اُس قسم کے حالات کي تفصيل پائي جاوے همارے پاس موجود نهيں هے صرف منو کي کتاب موجود هے جس ميں کچهه اشاره نظام ديهي کا ملتا هے مگر کچهه تفصيلي حالات نهيں پائے جاتے مسلمانوں کے عهد کي تاريخيں اس قسم کے بيانات سے بالکل خالي هيں اُن کے عهد ميں کسي ايسے صدر دفتر کا بهي هونا نهيں پايا جاتا جسميں ان حالات کي يادداشت مندرج هوتي هو مالگذاري کے حالات کے ليئے صرف هر ايک مقام کے قانون گويوں کا دفتر موضوع تها حالات ديهي کے ليئے بجز وهانکے باشندوں کے سينوں کے کوئي دفتر نهيں تها قديم سے جو رسم و رواج قايم هوگيا تها وهي سينه بسينه لوگوں کي ياد ميں چلا آتا تها اور اُسي پر عمل در آمد هوتا تها سلطنت انگريزي کے اوسط زمانه ميں بعض حاکموں کے حالات ديهي دريافت کرنے پر توجهه هوئي اس تحقيقات کا بڑا ذخيره

محکمہ بندوبست کا دفتر ہی مگر اُس میں بہ نسبت اس کے کہ نظام دیہی کے قدیم حالات دریافت کیئے جاویں زیادہ تر موجودہ رسم و رواج کے دریافت پر توجہہ کي گئي ہی یوروپین مصنفوں نے بھي اس باب میں رسالے لکھے ہیں اور لکچر دیئے ہیں جن میں سے سر جارج کیمبل کي وہ تحریر جو طرز قبضہ داري اراضي پر ہی اور وہ حصہ ولیج کم میونٹي کا جو ہندوستان سے متعلق ہی اور جس کو سرھنري سمنرمني کے سي ایس آئي ایل ایل ڈي نے تصنیف کیا ہی مشہور ہی مگر اُس میں زیادہ تر ہندوستان کے نظام دیہي کو یورپ کے قدیم نظام دیہي سے مشابہت دکھانے میں کوشش کي گئي ہی *

اس رسالہ میں ہمارا مقصد اس بات پر بحث کرنے سے کہ وہ نظام دیہي کس طرح پر قایم ہوئے تھے نہیں ہی بلکہ اس بات کا دکھانا مقصود ہی کہ وہ نظام دیہي کسطرح پر تھے تاکہ جو لوگ مالگذاري وبندوبست کے کام سے علاقہ رکھتے ہیں اُن کو اپنے کام کے انجام میں ایک نوع کي زیادہ تر بصیرت حاصل ہو *

ذکر جماعت ہاے دیہي

جب کہ ہم بالاجمال قدیم نظام دیہي پر نظر ڈالتے ہیں تو اُسکو ایک نہایت عجیب سلطنت کا نمونہ پاتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ ایسي جاہل قوم نے جو کسي قسم کے علوم سے واقف نہ تھي اور نہ علم انتظام و سیاست مدن اور علم کفایت شعاري اور علم تقسیم محنت سے واقف تھي کس طرح پر ایسے عمدہ طریقہ سے نظام دیہي قایم کیئے تھے *

جو لوگ باہم متفق ہوکر گانوں میں سکونت رکھتے ہیں اور جنکو جماعت ہاے دیہي کے نام سے ہمنے اس رسالہ میں موسوم کیا ہی وہ دو گروہوں میں منقسم ہیں *

اول وہ گروہ ہی جو اُس تمام قطعہ زمین کا جو موضع کے حدود کے اندر داخل ہی اپنے تئیں مالک اور تمام دیگر باشندگان دیہہ سے اپنے تئیں فایق اور اپنے حقوق کو سب سے اعلی سمجھتے ہیں یہہ گروہ

اکثر اُن لوگونکي اولاد یا اُن کے جانشین هوتے هیں جنهوں نے ابتداءً اُس تمام قطعه زمین پر قبضه حاصل کیا تها جو موضع کي حدود کے اندر داخل هی اور جو زمیندار کے نام سے یا اور کسي نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا هو موسوم هو تے هیں *

بعضي دفعه یهه گروه اُن لوگونکي اولاد یا جانشینوں میں سے نهیں هوتے جنهوں نے ابتداءً اُس قطع اراضي پر جو موضع کي حدود کے اندر داخل هی قبضه کیا تها مگر کسي سبب سے موضع میں وه اقتدار حاصل کرلیا تها جو اُن لوگوں کو حاصل تها جو ابتداءً قبضه کرنے والوں کي اولاد یا اُن کے جانشینوں کو حاصل تها اور یهي گروه مقدم کے نام سے یا اور کسي نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا هو موسوم هوتے تهے *

دوم وه گروه هی جو رعیت کے نام سے موسوم هی اور یهه گروه چار قسم کے فرقوں میں منقسم هی اول کاشتکار دوم اهل حرفه سوم مزدوري پیشه چهارم خوش باش پس اگر گروه اول کو بهي شمار میں داخل کر لیا جاوے تو کل پانچ قسم کے گروه هوتے تهے جو گانوں میں سکونت رکهتے تهے اور هر ایک گروه مختلف قسم کے انتظامات کا پابند تها جسکو علیحده علیحده بیان کیا جاتا هی *

نظام باهمي گروه اول یعني زمینداران

اندازهٔ حقیت

اگر اُس تمام قطعه زمین کا جو موضع کي حدود کے اندر واقع هی ایک هي شخص قابض اول یا قابضان اول کا جانشین هوتا تها تو اُس وقت اندازه حقیت کي کچهه ضرورت نهوتي تهي کیونکه وهي ایک شخص تنها کل اراضي اور اُس کے حقوق معینه کا مالک گنا جاتا تها اور وهي ایک شخص انتظام دیهي میں مختار کل اور خدمات سرکاري کے انجام کا جواب ده هوتا تها اور جن سلطنتوں میں اس قسم کے مالکان اراضي کو کسي قسم کے حقوق ملنے کا دستور تها یهي ایک شخص اُن حقوق کے پانے کا مستحق تها اور جهاں کهیں یهه رواج تها که اسي قسم

کے مالکان اراضي سے زر مالگذاري سرکار بھي وصول کي جاے تو يہي شخص کل موضع کي اداے مالگذاري کا ذمہ دار ہوتا تھا *

ليکن جب قابضان اول يا اُن کے جانشين متعدد اشخاص ہوتے تھے تو اُس وقت ہر ايک کے حق کے اندازہ کي ضرورت پيش آتي تھي اس ضرورت کو اس جاہل گروہ نے ايک نہايت عمدہ علمي قاعدہ سے حل کيا تھا يعني کل موضع کو ايک روپيہ اور اُس کي کسرات کو آنہ و پائي يا کل موضع کو ايک گز اور اُس کي کسرات کو بسوہ و بسوانسي قرار ديا تھا ايک روپيہ کو وہ سولہ آنہ اور ايک گز کو بيس بسووں پر تقسيم کرتے تھے اور ہرايک شخص کا حصہ اُسي حساب سے قرار ديتے تھے مثلاً جو شخص موضع ميں سولہويں حصہ کا مالک ہوتا تھا اُس کو حقيت دار ايک آنہ يا سوا بسوہ قرار ديتے تھے اور چوتھائي کے مالک کو حقيت دار چار آنہ يا پانچ بسوہ تصور کرتے تھے اور ہر ايک آنہ اور بسوہ کے ايسے بھي کسرات در کسرات مقرر کي تھي اور چھوٹے حقيت داروں کي حقيت کا اندازہ اُسي کسرات پر کرتے تھے *

اس علمي حسابي قاعدہ سے اندازہ حقيت کي تمام مشکلات رفع ہوگئي تھيں اور ہر ايک مالک کے اندازہ حقيت قرار دينے ميں گو وہ کيسي ہي جزو قليل کا مالک ہو کوئي مشکل پيش نہيں آتي تھي اس بات کا کھوج لگانا کہ يہہ علمي حسابي قاعدہ کس زمانہ سے اس جاہل قوم ميں رايج ہوا تھا نہايت مشکل ہی مگر اس ميں شک نہيں کہ يہہ قاعدہ اس قدر زمانہ دراز سے رايج چلا آتا ہی جو مورخوں کي ياد سے بھي پيشتر کا ہی جن ملکوں ميں حقوق زميندار‌ي کا رواج قايم اور بحال ہی اُن ميں ابتک يہي قاعدہ اندازہ حقيت کا رايج ہی *

حالت اجمالي گروہ زميندارا‌ن

يہہ گروہ کبھي اپني حقيت کو بالاجمال رکھتے تھے اور کبھي آپس کے جھگڑوں اور نزاعوں کے سبب جدا جدا کر ليتے تھے حالت اجمالي اُنکي بھي متعدد طرح کي ہوتي تھي *

اول اور سب سے عمدہ اور بے نقص طریقہ اجمالي حالت کا یہہ تھا کہ موضع کي کل اراضي کو چار قسم پر تقسیم کرتے تھے اول عمدہ قسم کي زمین مزروعہ اس زمین کو وہ لوگ بقدر اندازہ اپني حقیت کے آپس میں بانٹ لیتے تھے مثلاً جو شخص ایک آنہ یا ایک بسوہ کا حقیت دار ہی اُس نے ایک بیگھہ زمین لي تو جو شخص دو آنہ یا دو بسوہ کا حقیت دار ہی تو وہ دو بیگھہ زمین لیگا اور علی ہذالقیاس اس زمین میں وہ لوگ خود کھیتي کرتے تھے اور یہي زمینیں زمینداروں کي سیر کاشت کہلاتي تھیں *

دوم — درجہ دوم کي زمین مزروعہ اس قسم کي زمین کو وہ لوگ دیگر اشخاص کو اُس کي پیداوار میں سے کوئي معین حصہ قرار دیکر کاشت کو دیا کرتے تھے اور جو کچھہ اُس سے محاصل ہوتا تھا اُس میں ہر ایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کي حقیت کے حصہ ہوتا تھا *

سوم — وہ اراضي جو بالفعل مزروعہ نہیں ہی مگر قابل زراعت ہی وہ زمین علیحدہ رکھي جاتي تھي اور کبھي خود زمیندار بمقدار اپني اپني حقیت کے اُس کے مزروعہ کرنے پر کوشش کرتے تھے اور کبھي دیگر اشخاص کو نہایت خفیف معاوضہ پر مزروعہ کرنے کو دیتے تھے *

چہارم — وہ زمینیں تھیں جو واسطے مشترکہ باغات لگانے اور مشترکہ چراگاہ رکھنے کو چھوڑي جاتي تھیں اور ہر ایک زمیندار کو باندازہ اپني حقیت کے اُس میں حصہ ہوتا تھا — جو اراضي کہ ناقابل زراعت تھي وہ بطور ایک مشترکہ زمین کے اُفتادہ پڑي رہتي تھي اور اُس اراضي پر جہاں موضع آباد ہی مشترکہ حقیت تمام زمینداروں کي بقدر اندازہ اُن کي حقیت کے تسلیم ہوتي تھي اور تمام وہاں کے باشندے جو زمیندار نہیں تھے زمینداروں کي رعیت کہلاتے تھے *

اس کے سوا قدرتي تالاب اور جھیلیں اور خود رو درخت اور خود رو اشیا جو موضع کي حدود کے اندر پیدا ہوتي تھیں اُن سب میں ہرایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کي حقیت کے حصہ ہوتا تھا *

اس کے سوا رعایا باشندگان دیہہ سے بھي کچھہ جنس یا نقد بطور سالانہ لیا جاتا تھا یا اُن کے ذمہ کچھہ خدمتیں معین تھیں اُس سالانہ میں بھي ہر ایک زمیندار کو بقدر اندازہ اپني حقیت کے حصہ لینے اور رعایا سے بقدر اندازہ اپني حقیت کے خدمت لینے کا اختیار تھا *

دوسري قسم حالت اجمالي کي اول قسم سے ناقص تھي اور باهمي نفاق اور حسد کي بنیاد تھي اور وہ یہہ تھي کہ تمام گروہ زمینداروں کے یکساں تمول اور قدرت نہیں رکھتے تھے کسي کے پاس اس قدر سامان کاشتکاري کا هوتا تھا کہ وہ اپنے اندازہ حقیت سے بھي زیادہ زمین کو کاشت کرسکتا تھا اور کسي کے پاس اتنا بھي نہوتا تھا کہ بقدر اندازہ اپني حقیت کے زمین کو کاشت کر سکے اور نتیجہ اس کا یہہ هوتا تھا کہ ذي مقدور زمینداروں کي سیر کاشت میں اُن کے اندازہ حقیت سے بہت زیادہ زمین سیر کاشت میں آجاتي تھي اور متوسط حالت کے زمینداروں کي سیر کاشت میں بقدر اندازہ اُن کي حقیت کے زمین سیر کاشت میں رهتي تھي اور مفلس زمینداروں کي سیر کاشت میں یا تو کچھہ زمین نہوتي تھي اور یا اندازہ حقیت سے بھي بہت کم اور اسُ اختلاف کے سبب بعضے زمیندار اپنے اندازہ حقیت سے بہت زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور بعضے مساوي اور بعضے بہت کم اور یہي امر باهمي نفاق اور حسد کي بنیاد هوتا تھا *

اس تفاوت کے رفع کرنے میں اس جاهل فرقہ نے نہایت قابلیت سے تدبیریں اختیار کیں سب سے عمدہ تدبیر یہہ تھي کہ کل زمینداروں کي اراضي سیر کي پیداوار میں سے بھي اُنھوں نے ایک حصہ اپنا تجویز کیا جس میں کل زمینداران موضع کا حصہ بقدر اندازہ اُن کي حقیت کے هوتا تھا مگر یہہ حصہ بہ نسبت اُس حصہ کے جو کاشتکاروں سے لیا جاتا تھا خفیف تھا — گو اس تدبیر سے جو تفاوت منافع کا تھا کسي قدر رفع هوگیا تھا مگر بالکل زایل نہیں هوا تھا اور اس سبب سے جو اصلي بنیاد نفاق اور حسد کي باهم زمینداروں کے تھي وہ قایم اور موجود تھي *

حالت افتراقي گروہ زمینداران

یعني تقسیم اراضي

انہیں تمام واقعات سے جن کا ہمنے ابھي اوپر ذکر کیا اور نیز بعضي دفعہ اُس تنازع یا بے اعتباري سے جو ایک کو دوسرے پر نسبت وصول مشترکہ پیداوار کے ہوتي تھي حالت اجمالي زمینداروں میں تفریق واقع ہوئي نتیجہ اس تفریق کا تقسیم اراضي تھا مگر اُس تقسیم اراضي نے متعدد طرح پر ظہور پکڑا جس میں بعض صورتیں انصاف اور پورا پورا حق علیحدہ ہونے پر مبني تھیں اور جن کے سبب تمام تنازعات آیندہ رفع ہوگئے تھے اور بعضي ایسي تھیں کہ جو نا انصافي سے قایم ہوگئیں تھیں اور باوجود تقسیم اراضي کے باهمي نزاع بدستور قایم تھي اور مکرر تقسیم اراضي کي ضرورت موجود تھي *

عمدہ طریق تقسیم کا یہہ تھا کہ گروہ زمینداران میں متعدد گروہ قایم ہوئے یعني ہر ایک شاخ قرابت داران قریبہ آپس میں اکٹھے ہوگئے اور ایک گروہ بنگئے اور جس قدر اُن کا حصہ بموجب قاعدہ وراثت کے تھا اُسي قدر ٹھیک ٹھیک حصہ کے موافق ہر قسم کي اراضي اُنھوں نے بانٹ لي اور جدا جدا قبضہ کرلیا اور اراضي منقسمہ پٹي کے نام سے کہلائي اور اُن رشتہ داران قریب کے افسر خاندان کے نام سے موسوم ہوگئي مثلاً پٹي هري سنگھہ پٹي بہادر علي اور علی هذالقیاس *

یہي تقسیم پٹي داري دیہات کے پیدا ہونے کي بنیاد هی مگر یہہ تقسیم کبھي تو بالکل مکمل ہوتي تھي یعني اراضي مزروعہ اور غیر مزروعہ جنگل اور چراگاہ آبادي دیہہ سب تقسیم ہوجاتي تھي یہانتک کہ باغات مشترکہ بھي تقسیم ہو جاتے تھے اور تالاب اور جھیل جو آبپاشي کے لیئے تھے اُن کي سمتیں پاني دینے کي معین ہو جاتي تھیں مشترک کنوؤں میں سے جو تقسیم نہیں ہوسکتي تھي پاني دینے کے لیئے اوسرے یعني دن مقرر ہو جاتے تھے اور کبھي ایسا ہوتا تھا کہ آبادي تو مشترک رهتي تھي اور اَوْر تمام اراضي تقسیم ہو جاتي تھي اور کبھي ایسا ہوتا تھا کہ صرف اراضي مزروعہ تقسیم ہوتي تھي اور باقي اراضیات مشترک رهتي تھیں *

پہلي قسم کي تقسيم ايسي مکمل تهي که مکرر تقسيم کي اُس ميں حاجت نه پڑتي تهي باقي قسم کي تقسيموں ميں بهي اراضي مزروعه کي تقسيم کي حاجت نہيں هوتي تهي بلکه جو چيزيں که مشترک هوتي تهيں بر وقت وقوع کسي تنازعه کے اُنهيں کي تقسيم هو جاتي تهي *

يهه تقسيم اراضي مزروعه کي ايسي کامل هوتي تهي که زميندارون کو اپنے حصه کي يادداشت بحساب بسوه و بسوانسي يا آنه و پائي کے رکهنے کي ضرورت نہيں رهتي تهي بلکه هر ايک کي اراضي مقبوضه هي اُس کا حصه معين تصور هوتا تها اور ايسے ديهات ميں حصه داري کا حساب جو حالت اشتراک ميں بحساب بسوه و بسوانسي لگايا جاتا تها بالکل معدوم اور نسياً منسياً هوجاتا تها اور اس لیئے جب اراضي مشترکه کي تقسيم کي ضرورت هوتي تهي تو اُس کي تقسيم بمقدار اراضي مقبوضه هر فريق کے عمل ميں آتي تهي *

بعض ديهات ميں وه فريق رشته داران قريب کا بهي جنهوں نے متفق هوکر اراضي کو تقسيم کروا ليا تها اراضي منقسمه کي بهي تقسيم چاهتے تهے اور اس تقسيم در تقسيم کے سبب هر ايک شخص کے حصه کي اراضي نهايت چهوٹے چهوٹے قطعوں ميں جداگانه تقسيم هوجاتي تهي اور يهي تقسيم ديهات بهيا چاره کے وجود پذير هونے کي بنياد هي مگر يهه تقسيم چهوٹے چهوٹے قطعات ميں صرف اراضي مزروعه ميں هوتي تهي کيونکه اراضي غير مزروعه و چراگاه کي تقسيم ايسے چهوٹے چهوٹے قطعوں ميں غير ممکن تهي *

تقسيم مکرر کي ضرورت

بعضي دفعه تقسيم اراضي مزروعه کي ايک ناواجب طريقه پر هوتي تهي يعني گروه زميندارا ن ميں سے زبردست گروه يا زبردست شخص نے يا ايسے شخص نے جس کے پاس سامان کاشتکاري زياده تها اپنے حصه کے انداز سے جو ازروے وراثت اُس کو پهونچتا زياده اراضي پر قبضه کرليا اور غريب اور کمزور حصه داروں کے قبضه ميں اُن کے واجبي حصه

سے بہت کم اراضي رہ گئي اگلے زمانہ میں انصاف کي عدالتیں غریبوں
کے حق رسي کے لیئے معدوم تہیں اور زور اور طاقت هي انصاف تھا اس
لیئے اُن غریب اور کمزور حق داروں کو بجز اس کے کہ اُس ناانصافي
کو صبر کے ساتھہ جھیلیں اور کچھہ چارہ نہ تھا اور اس سبب سے یہہ
نا منصفانہ تقسیم مدت دراز تک قایم رہتي چلي آتي تھي *

یہہ نامنصفانہ تقسیم اکثر صرف اراضي مزروعہ پر محدود ہوتي تھي
کیونکہ منافع حاصل کرنے کے لیئے وهي زمین ایک بڑا مخزن هوتا تھا
مگر باوجود اس تقسیم کے وہ حصہ کشي جو از روے حصہ وراثت کے
بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي هوتے تھے کبھي فراموش نہیں
هوتے تھے اور اراضیات مشترکہ کے منافع کي تقسیم اکثر اُسي حصہ داري
کے حساب سے هوتي تھي اور حصہ داران غریب اور کمزور وقت کے منتظر
رهتے تھے اور جب کبھي اُن کو موقع ملتا تھا اور کوئي زبردست گروہ
اُنکا حمایتي هوجاتا تھا یا عامل کي مہرباني حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا
یا گانوں کا افسر اُن کا طرف دار هوتا تھا تو وہ مکرر تقسیم کے خواهاں هوتے
تھے اور چاهتے تھے کہ یا تو اراضي مشترکہ میں سے اُن کو اس قدر زمین
دلوا دي جاوے تا کہ اُن کے پورے حصہ کي اراضي اُن کے قبضہ میں
آجاوے یا جن لوگوں کے قبضہ میں حصہ سے زیادہ اراضي هي اُن سے
چھین کر اُن کو دلوا دي جاوے *

عجیب تقسیم انسانوں کي

بعض دیہاتوں میں انسانوں کي تقسیم کا عجیب قاعدہ جاري تھا
جن دیہاتوں میں کثرت سے اراضي کاشتکاروں کي کاشت میں هوتي تھي
تو بعضي دفعہ اُس گانوں کے زمیندار بجاے اراضي کي تقسیم کے کاشتکاروں
کو تقسیم کرلیتے تھے یعني هر ایک گروہ اُس قدر کاشتکاروں کو جو بقدر
اُس کے حصہ کے اراضي کا محصول دیتے هیں منتخب کرکے اپنے حصہ
میں لگا لیتا تھا اور اُس سے زمین کا محصول اپنے حصہ میں لیتا تھا
بعضي دفع ایک کاشتکار دو گروهوں کے حصہ میں آتا تھا اور اپني اراضي

کاشتکاري اور گذران کے وسیلوں کے اور کچھہ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کي تاریخوں میں اس امر کي کہ کاشتکاروں سے ھي مالگذاري لي جاتي تھي زیادہ تر پتہ لگتا ھی آئین اکبري میں لکھا ھی کہ "عامل کو کاشتکار کے ساتھہ یہہ معاھدہ کرنا چاھیئے کہ وہ اپنا لگان خود لایا کرے تاکہ کسي خود غرض درمیاني شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئي حیلہ نہو سکے اور جس وقت کوئي کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچي کو ایک رسید اُس کو دیدیني چاھیئے" بعض انگریزي محققوں نے تسلیم کیا ھی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبني تھا جسکو "مقاسمہ" یعني "بٹائي" اور بعض ملکوں میں "بھاولي" کہتے ھیں وہ علانیہ تسلیم کرتے ھیں کہ توڈر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھہ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھہ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر ھندوستان میں بجز دکھن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزي نے اپني اور اراضي کے حقیقي کاشتکاروں کے مابین کسي کو قرار نہیں دیا اور اُنھي سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیرے لیا اس کا نتیجہ یہہ ھوا کہ زمینداري کاشتکاران پیدا ھوگئي اس طریقہ بندوبست کا جسکو "رعیت واري" بندوبست کے نام سے مشھور کرتے ھیں مقر اصلي صوبہ مدراس ھی *

باایں ھمہ یہہ امر نہایت مشتبہہ ھی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو ھم زمیندار کہتے ھیں اس انتظام کي رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کي غلامي کي حالت مرتفع ھوگئي تھي یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کي بہت سي وجوہ ھیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کي وقعت و اختیار و حکومت میں کچھہ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیت یا ملکیت اراضي یا حق زمیندار کي ھم جداگانہ رسالہ میں بحث کرینگے *

زمانۂ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

ھندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رھتے تھے یہاں تک کہ جو آمدني ایک کي قوت بازو سے ھوتي تھي اُس میں

سب شریک رہتے تھے تمام آمدنیاں سرمایہ مشترکہ متصور ہوتي تھیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکہ خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تھا کہ ہر گھر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم راں ہو پس ہر گھر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروہ کے ہوتا تھا اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گنے جاتے تھے اور وہ افسر ہر طرح کا اختیار اُس گھر پر رکھتا تھا — گھر سے مراد احاطہ یا مکان نہیں تھا بلکہ ایک گھر سے وہ گروہ مراد تھي جو ایک شامل روٹي کھاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یہہ کہنا نہایت زیبا ھی کہ جن کا ایک چولھا تھا وہ ایک گھر تھا *

باشندگان دیہہ کا وہ گروہ جو تمام باشندوں پر فوق رکھتا تھا اور سب سے اعلی اپنا حق سمجھتا تھا اور اکثر یہہ تھا کہ وہ سب ایک خاندان کي شاخیں تھیں اور جن کو ہم مختصر لفظوں میں زمیندار کہتے ھیں اُن سب میں بھي ایک شخص افسر اور سب پر حکمراں ہوتا تھا اور تمام گانوں پر اُسي کا حکم چلتا تھا اور تمام جھگڑے جو گانوں میں پیدا ہوتے تھے اُن کے فیصلہ کے لیئے اُسي سے فریاد کي جاتي تھي اور جو پنچایت جمع ہوتي تھي گویا وہ افسر اُس کا صدر انجمن ہوتا تھا *

یہہ عہدہ افسري کا اکثر موروثي ہوتا تھا اور کبھي تمام مردوں میں جو سب سے زیادہ مسن ہوتا تھا اُس کو ترجیح دي جاتي تھي بشرطیکہ وہ نالایق یا نا قابل کاربار کے نہو اور کبھي انتخاب سے اس افسر کا تقرر ہوتا تھا مگر یہہ انتخاب کسي نہ کسي خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص ہوتا تھا *

دیہاتي پنچایت

یہہ اعلی گروہ جن کو ہمنے زمیندار کہا گانوں کي پنچایت کے ممبر ہوتے تھے اس گروہ میں جو نزاع قومیت یا ذات برادري کي یا بیاہ شادي کي یا آپس میں اراضي کي تقسیم کي یا مالگذاري یا اور قسم کے ڈانڈ کي باچھہ ڈالنے کي یا آپس میں تالابوں یا جھیلوں یا کنوؤں سے

کاشتکاري اور گذران کے وسیلوں کے اور کچھہ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کي تاریخوں میں اس امر کي کہ کاشتکاروں سے هي مالگذاري لي جاتي تھي زیادہ تر پتہ لگتا هی آئین اکبري میں لکھا هی کہ " عامل کو کاشتکار کے ساتھہ یہہ معاهدہ کرنا چاهیئے کہ وہ اپنا لگان خود لایا کرے تاکہ کسي خود غرض درمیاني شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئي حیلہ نہو سکے اور جس وقت کوئي کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچي کو ایک رسید اُس کو دیديني چاهیئے " بعض انگریزي محققوں نے تسلیم کیا هی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبني تھا جسکو " مقاسمہ " یعني " بٹائي " اور بعض ملکوں میں " بھاولي " کہتے هیں وہ علانیہ تسلیم کرتے هیں کہ تودر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھہ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھہ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر هندوستان میں بجز دکھن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزي نے اپني اور اراضي کے حقیقي کاشتکاروں کے مابین کسي کو قرار نہیں دیا اور اُنھي سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیرے لیا اس کا نتیجہ یہہ هوا کہ زمینداري کاشتکاران پیدا هوگئي اس طریقہ بندوبست کا جسکو " رعیت واري " بندوبست کے نام سے مشہور کرتے هیں مقر اصلي صوبہ مدراس هی *

باایں همہ یہہ امر نہایت مشتبہہ هی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو هم زمیندار کہتے هیں اس انتظام کي رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کي غلامي کي حالت مرتفع هوگئي تھي یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کي بہت سي وجوہ هیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کي وقعت و اختیار و حکومت میں کچھہ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیت یا ملکیت اراضي یا حق زمیندار کي هم جداگانہ رسالہ میں بحث کرینگے *

زمانۂ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

هندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رهتے تھے یہاں تک کہ جو آمدني ایک کي قوت بازو سے هوتي تھي اُس میں

سب شریک رہتے تھے تمام آمدنیاں سرمایہ مشترکہ متصور ہوتی تھیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکہ خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تھا کہ ہر گھر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم راں ہو پس ہر گھر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروہ کے ہوتا تھا اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گنے جاتے تھے اور وہ افسر ہر طرح کا اختیار اُس گھر پر رکھتا تھا — گھر سے مراد احاطہ یا مکان نہیں تھا بلکہ ایک گھر سے وہ گروہ مراد تھی جو ایک شامل روٹی کھاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یہہ کہنا نہایت زیبا ھی کہ جن کا ایک چولھا تھا وہ ایک گھر تھا *

باشندگان دیہہ کا وہ گروہ جو تمام باشندوں پر فوق رکھتا تھا اور سب سے اعلی اپنا حق سمجھتا تھا اور اکثر یہہ تھا کہ وہ سب ایک خاندان کی شاخیں تھیں اور جن کو ہم مختصر لفظوں میں زمیندار کہتے ھیں اُن سب میں بھی ایک شخص افسر اور سب پر حکمراں ہوتا تھا اور تمام گانوں پر اُسی کا حکم چلتا تھا اور تمام جھگڑے جو گانوں میں پیدا ہوتے تھے اُن کے فیصلہ کے لیئے اُسی سے فریاد کی جاتی تھی اور جو پنچایت جمع ہوتی تھی گویا وہ افسر اُس کا صدر انجمن ہوتا تھا *

یہہ عہدہ افسری کا اکثر موروثی ہوتا تھا اور کبھی تمام مردوں میں جو سب سے زیادہ مسن ہوتا تھا اُس کو ترجیح دی جاتی تھی بشرطیکہ وہ نالایق یا نا قابل کاربار کے نہو اور کبھی انتخاب سے اس افسر کا تقرر ہوتا تھا مگر یہہ انتخاب کسی نہ کسی خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص ہوتا تھا *

دیہاتی پنچایت

یہہ اعلی گروہ جن کو ھمنے زمیندار کہا گانوں کی پنچایت کے ممبر ہوتے تھے اس گروہ میں جو نزاع قومیت یا ذات برادری کی یا بیاہ شادی کی یا آپس میں اراضی کی تقسیم کی یا مالگذاری یا اور قسم کے ڈانڈ کی باچھہ ڈالنے کی یا آپس میں تالابوں یا جھیلوں یا کنوؤں سے

آبپاشي کي يا اور کسي قسم کي جو زمين سے يا اُس کي پيدا وار سے علاقہ رکھتي هی بلکہ تمام تنازع جو باهم هوتے تھے پنچایت میں آتے تھے اکثر یہہ پنچایت چوپال میں یا کسي مندر کے میدان میں یا تلاب کے کنارہ پر جمع هوتي تھي افسر گانوں صدرانجمن هوتا تھا اور هر خاندان کے سرگروہ اُس میں جمع هوتے تھے اور هر شخص کو اُنمیں راے دینے کا اختیار هوتا تھا اور اُس کي راے کي مقدار کا اندازہ بلحاظ مقدار اُسکے حصہ زمینداري کے هوتا تھا *

جبکہ دونوں فریق متخاصم مساوي درجہ اور قوت رکھتے تھے بلاشبہہ یہہ پنچایت نہایت منصفانہ اور واجبي فیصلہ کرتي تھي مگر غریب و کمزور فریق همیشہ مظلوم رهتا تھا خود اُس گروہ کي طاقت اس بات پر منحصر تھي کہ طاقت ور گروہ ساتھي و متفق رهیں اور اسلیئے ممکن نہ تھا کہ غریب و کمزور فریق کي مدد کي جاسکے هاں جو لوگ اُس غریب پر رحم کھاتے تھے فریق ظالم سے جو در حقیقت زبردست بھي هوتا تھا رحم کرنے اور کسي قدر اُسپر مہرباني کرنے کي سفارش کرتے تھے *

بعض دیہات ایسے تھے جو بڑے بڑے گانوں سے نکل کر آباد هوئے تھے اور بعض ایک هي قوم کے متعدد جگہہ آباد تھے مگر کوئي گانوں کمزور یا تھوڑي آبادي کا تھا اور کوئي گانوں زبردست اور کثیر آبادي کا اس لیئے چھوٹے گانوں کسي بڑے گانوں کے ماتحت قرار دیئے جاتے تھے اور جب کوئي نزاع باهمي زمینداران کا اُس چھوٹے گانوں کي پنچایت سے فیصلہ نہوتا تھا تو اُس بڑے گانوں کے پنچ آکر فیصلہ کے لیئے شریک هوتے تھے اور کبھي ایسا بھي هوتا تھا کہ شخص مظلوم اُس بڑے گانوں کے پنچوں کے سامنے اپنے مظلوم هونے کي شکایت لیجاتا تھا *

هندي میں مثل مشہور هی کہ "مرے بیل کي بڑي بڑي آنکھیں" اس زمانہ میں لوگ خیال کرتے هیں کہ گانوں کي پنچایت بہت عمدہ چیز تھي اور مظلوم کي حق رسي خوب هوتي تھي مگر میں اس کا قایل نہیں هوں کچھہ شک نہیں هی کہ اُس زمانہ میں "جس کي لاٹھي اُس کي بھینس" کي مثل ٹھیک صادق آتي تھي جسقدر خوبي

اُن پنچایتوں میں تھي وہ یہي تھي کہ "تیتر کے منھہ لچھمیں" تھي کوئي دوسرا سننے والا نہ تھا کوئي عدالت و حکومت مظلوم کا حق دلانے والي نہ تھي جو کچھہ تھي یہي پنچایت تھي پھر اُس نے جو کردیا حق یا نا حق وهي انصاف تھا اور مظلوم کو چار و نا چار اُسي کو سہنا پڑتا تھا *

جو ظلم اور زیادتي کاشتکاروں پر یا اهل حرفہ اور مزدوري پیشہ پر هوتي تھي اُسکي فریاد کو بھي یہي پنچایت تھي مظلوم اکثر افسر گانوں کے سامنے آکر اور منھہ میں تنکا لیکر هاتھہ جوڑ کر ایک ٹانگ سے کھڑا هو جاتا تھا منھہ میں تنکا لینے سے یہہ اشارہ تھا کہ هم تمهاري گؤ هیں همپر مہرباني کرو افسر گانوں کا اُس کي فریاد سننے اور نہ سننے کا مختار کل تھا کبھي اُس نے مظلوم کو دو چار گالیاں سنا دیں اور نکال دیا اور وہ روتا هوا اپنے جھونپڑے میں صبر کرکر جا بیٹھا اور کبھي اُس نے اُسکو دلاسا دیدیا اور ظالم کو سمجھایا کہ اس قدر سختي نہ کرے یہہ واقعات اکثر ایسے موقع پر هوتے تھے جبکہ ظالم زمینداروں کے گروہ میں سے اور مظلوم رعیت کے گروہ میں سے هوتا تھا لیکن جب دونوں گروہ رعیت کے گروہ میں سے اور مساوي درجہ کے هوتے تھے اور کوئي زبردست گروہ کسي کا حامي اور مدد گار بھي نہوتا تھا تو فریقین کي رضامندي یا انصافانہ طور پر فیصلہ هوجاتا تھا *

دیواني اور فوجداري اور سخت جرایم سنگین کے مقدمے شاذ و نادر هي گانوں کي سرحد سے باهر جاتے تھے گروہ زمینداران میں باهم جو فساد اور فوجداري هو جاتي تھي اُسکا بیچ بچاؤ ضرور آپس کے گروہ کے لوگوں سے هو جاتا تھا رعیت اور علی‌الخصوص وہ رعیت جو پیشہ وروں یا کمین قوم میں داخل تھیں وہ تو جانوروں سے بھي کم رتبہ تھیں اُن پر جو ظلم هوتے تھے اور جو کام خدمت بطور بیگار کے اُن سے لیئے جاتے تھے اُن کي داد فریاد تو سننے کے قابل هي نہ تھي کیونکہ وہ ایسے ظلموں کي برداشت کے لیئے مخلوق هي خیال کیئے جاتے تھے البتہ خوشباش رهنے والوں میں سے وہ لوگ جو بقالي اور مهاجني کرتے تھے کسي قدر خوش رهتے تھے اُن سے تمام گانوں کے باشندوں کو اور نیز زمینداروں کے گروہ کو

غرضؔ پڑتي تهي اور اسي ليئے سب کا مقصد هوتا تها که ايسا بندوبست کيا جاوے که بقال اور مهاجن گانوں ميں آباد اور گانوں والوں کے مددگار رهيں *

بقال و مهاجن افسر گانوں سے اور زبردست گروه سے نهايت دب کر موافقت رکهتے تهے اور روپيه پيسے سے اور تخفيف يا معافي سود سے هميشه بطور رشوت اُن کے ساتهه سلوک کرتے رهتے تهے اور وه گروه بقالوں اور مهاجنوں کي جان اور مال کا محافظ هوتا تها اور اُنهيں کي تقويت پر وه لوگ گانوں ميں آباد رهتے تهے اور جو داد ستد که اُن کي گانوں والوں سے هوتي تهي اُس روپيه کے وصول کروانے اور ناواجب سود دلوانے ميں مددگار هوتے تهے اور جو رعايت روپيه اور سود کي مهاجن اپنے حامي زبردست گروه کے ساتهه کرتے تهے اُس سے زايد غريب رعايا سے وصول کر ليتے تهے ليکن جب کسي مهاجن اور بنيئے کي گروه زميندار ان سے ناموافقت هو جاتي تهي تو اُس کو بجز اس کے که گانؤں چهوڑ کر بهاگ جاوے اور کچهه چاره نه تها يهه طريقه مقدمات داد ستد کے تصفيه کا تها جو ايک نهايت جابرانه اور نا منصفانه طريقه پر انجام پاتا تها *

ان تمام ظالمانه اقتدار و حکومت کا اب بهي بهت جگهه نشان پايا جاتا هی جهاں کے زميندار زبردست اور قابو يافته اور شوره پشت هيں وهاں اب بهي رعايا پر بهت کچهه ظلم هوتے هيں سرکار انگريزي کي عملداري ميں جهاں کثرت سے عدالتيں موجود هيں اور هر ايک مظلوم کو هر قسم کي فرياد کا موقع هی اور عدالتيں اور حکومت بهي ايسي قوي هی که هر ايک حاکم چهوٹي اور بڑي عدالت کا اپنے حکم کي تعميل اعلیٰ سے اعلیٰ رئيس اور شوره پشت سے شوره پشت پر پوري پوري کرسکتا هی يهه تمام ظلم نهايت گهٹ گئے هيں مگر پهر بهي زميندار وں کو بهت کچهه ظلم کرنے کے موقعے باقي هيں *

انسداد واردات ديهي

گانوں ميں اُس کے باشندوں کے باهم بجز لڑائي جهگڑے مار کوٹ ئي کے جو کسي تکرار و نزاع سے واقع هوجاتے تهے اور کسي قسم کي

واردات مثل دزدي و ڈاکہ زني کے وقوع میں نہیں آتي تھي آپسمیں ایک گانوں کے باشندے دوسرے گانوں والوں سے اور خصوصاً اُن دیہات سے جہاں کے زمیندار ایک قوم کے تھے اسبات کا آپس میں معاہدہ رکھتے تھے کہ ایک دوسرے کے گانوں میں کوئي واردات نکرے با این ھمہ اگر کوئي واردات دزدي مویشي یا اور کسي قسم کي ھوجاتي تھي تو اِسبات کا دریافت کرنا کہ کس گانوں والوں نے کي ھی چنداں مشکل نہ تھا اور همیشہ اُس گانوں کے زمیندار جہاں چوري کا مال گیا ھی مال واپس دلوا دیتے تھے *

مویشي کي چوري کا سراغ لگانے کو کھوجیئے ھوتے تھے جو مویشي کے پاؤں کے نشان سے سراغ لگاتے تھے کہ کس گانوں میں یا جنگل میں چوري کي مویشي گئي ھی جہاں کھوج پہنچتا تھا وھاں کا زمیندار یا آگے سراغ چلاتا تھا یا اپنے گانوں میں دریافت کرتا تھا اور مال مسروقہ واپس دلا دیتا تھا *

اِس آپس کے معاھدہ سے دیہات میں چوري وغیرہ واردات کا نہایت امن رھتا تھا مگر کبھي کبھي ایک گانوں کے دوسرے گانوں سے بوجھہ نہ ملنے مال مسروقہ کے یا عورت کے بھگا لیجانے کي نزاع قایم ھوجاتي تھي اور ایک گانوں دوسرے سے بدلا لیتا تھا اور کبھي کبھي ایک گانوں دوسرے پر چڑھائي کردیتا تھا اور جو غالب و زبردست ھوتا تھا گویا حق اُسي کي طرف ھوتا تھا *

عورتوں کے متعلق مقدمات کمتر ھوتے تھے بعضي قومیں ایسي تھیں جن میں عورت کے نکال دینے کا یا شوھر اول کي وفات کے بعد دوسرے خاوند کے کر لینے کا رواج تھا پس اس میں اُن لوگوں کي برادري کي اجازت کي درکار تھي — جاٹوں میں عورت کا دوسرے کے ساتھہ چلا جانا اور پھر اپنے خاوند پاس چلا آنا چنداں عیب نہ تھا مگر صرف برادري کي رضامندي درکار تھي *

جو قومیں ایسي تھیں کہ ان باتوں کو نہایت ناگوار سمجھتي تھیں اُن کے ھاں عورتوں کو اپني جان کي حفاظت کي بہت ھي کم طمانیت تھي اور اُس قوم کي عورتیں جو نا جائز فعل کي مرتکب

هوتي تهيں اُن کو مار ڈالنا کوئي جرم نهيں تها بلکه تمام لوگ اُس کو اچها سمجهتے تهے اس ليئے اِس قسم کي وارداتوں کي کچهه پرسش نه تهي بلکه وه جرم هي نهيں سمجها جاتا تها *

جن قوموں ميں بيتي کا هونا نهايت شرم کي بات سمجها جاتا تها اُن قوموں ميں بيتيوں کا مار ڈالنا کوئي جرم نه تها بلکه اُس پر نهايت فخر کيا جاتا تها رسم دختر کشي کي اب تک هندوستان ميں جاري هے گورنمنت انگريزي نے چند سال سے اُس کي انسداد ميں کوشش کي هے اور خاص قانون جاري کيئے هيں اور نهايت نگراني کي هے تب بهي نهايت شبهه هے که پوري کاميابي هوئي هو تعجب يهه هے که دختر کش قوميں جو مسلمان هوگئيں هيں اُن ميں بهي اکثر يهه رسم بد اب تک جاري هے *

کسي مندر پر يا ديبي کے نام پر اِنسان کا قرباني کرنا اور ستي هونا نهايت پاک اور مقدس فعل گنا جاتا تها بهت هي کم گانوں هندوستان ميں ايسے هونگے جهاں ستي کا متهه يا ڈهير نهو جس سے معلوم هوتا هے که اشراف قوموں ميں ستي کا رواج بهت کثرت سے هوگيا تها اور متوفي کي عزت اور ستي هونے والي عورت کا نهايت مقدس هونا سمجها جاتا تها — يهه دونوں رسميں هندوستان سے سرکار انگريزي کي عملداري ميں بالکل معدوم و مفقود هوگئي هيں برسوں ميں کهيں اتفاقيه اور دفعتاً ايسي واردات اب بهي واقع هوجاتي هے مگر اُس کے تدارک اور مجرموں کي سزا ديهي ميں ذرا بهي غفلت و سستي نهيں هوتي گورنمنت انگريزي کے رعب و داب کے سبب اکثر هندوستاني عملداريوں ميں سے يهه رسم ستي کي جاتي رهي هے *

مال غنيمت

ايک بڑا ذخيره زميندارون کي آمدني کا لوت کا مال تها جات گوجر ميواتي پهانسيه مينے اور چند قوميں هندوستان کي ايسي هيں جنکا اصلي ابائي پيشه چوري کرنا لُتنا ڈاکه ڈالنا هے چند گانؤں کے لوگ آپس ميں شرکت رکهتے تهے اور ڈاکه زني کيا کرتے تهے اکثر بڑے بڑے

قصبوں یا شہروں میں جہاں مالدار آدمي رهتے تھے اور جو اُس سلسلہ دیہاتي اتفاق سے خارج تھے ڈاکہ ڈالتے تھے — مسافروں کے قافلوں کو لوٹتے تھے جب تک کوئي مضبوط قافلہ ہتیار بند جمع نہو جاتا تھا رستہ چلنا مشکل بلکہ ناممکن تھا *

جو لوگ شریک ڈاکہ زني اور چوري کے هوتے تھے وہ مال مسروقہ میں حصہ بانٹتے تھے مگر اُس گانوں کے زمینداروں کا جہاں کے رهنے والے ڈاکہ مارنے والے هوں ضرور حصہ ملتا تھا خواہ وہ لوگ ڈاکہ مارنے میں شریک هوں یا نہوں — ٹھگوں کا فرقہ ایک علاحدہ فرقہ تھا جس کو باشندگان موضع سے کوئي تعلق نہ تھا اور اس لیئے اُس کا ذکر اس مقام پر ضرور نہیں *

اگلي عملداریوں میں اس قسم کي وارداتوں پر باقاعدہ توجہہ نہوتي تھي بعض عاملوں نے کچھہ انتظام کیا اور اُس میں کچھہ کمي هوگئي بعض سست عاملوں نے کم توجہہ کي واردات کي کثرت هوگئي گورنمنٹ انگریزي کي عملداري میں جہاں تک ممکن هوا اس کے معدوم کرنے میں کوشش کي گئي هی اور درحقیقت ڈاکہ زني معدوم هوگئي هی گو کہ اب بھي کبھي کبھي واردات سخت واقع هوجاتي هی جس کا تدارک بھي قرار واقعي کیا جاتا هی *

گورنمنٹ انگریزي کي فوجداري عدالتوں کے نقشوں میں جو ڈاکہ زني کي وارداتیں مندرج هوتي هیں اُن میں اکثر وہ وارداتیں هیں جو حقیقت میں خفیف هیں اور هندوستاني عہد کي ڈاکہ زنیاں نہیں هیں بلکہ انگریزي قانون نے ڈاکہ زني کے جرم کي ایک تعریف قرار دي هی پس اُس قسم کا جو جرم واقع هوتا هی گو اُس کے مرتکب تین هي آدمي هوں اور هتیار بند هوں یا لٹھہ بند یا نہتے اُس کو جرم ڈاکہ زني میں داخل کیا جاتا هی اگر اُن کو خارج کردیا جاوے تو اصل ڈاکہ زني جیسیکہ هندوستاني عملداریوں میں هوتي هی شاذ و نادر هي واقع هوتي هیں *

هندوستاني عملداریوں میں جہاں پولیس کا انتظام انگریزي قاعدہ پر هوگیا هی ڈاکہ زني کي وارداتیں بہت کم هوگئي هیں بلکہ نہیں

رهيں اُس کے سوا اور هندوستاني عملداريوں ميں بهي ڈاکه زني کي وارداتيں انگريزي حکومت کے اُس رعب و انتظام سے جس کا عکس اُن هندوستاني عملداريوں پر پڑتا هے بهت کم هيں *

محصولات

قديم زمانه ميں اُس گروه کو جس کو همنے زميندار کے نام سے موسوم کيا هے ايک عجيب اختيار محصولات کي تحصيل کا حاصل تها اور تين قسم کے محصول تهے جو وه تحصيل کرتے تهے اول — محصول راه — دوم — محصول آمدو رفت مال سوم — محصول مير بحر *

قديم زمانه ميں رسته چلنے کي سڑکيں نا پيدا تهيں کسي کسي بادشاه نے کوئي عام سڑک کلاں بنوائي تهي مگر ملک ميں اندروني سفر کے ليئے کوئي سڑک نه تهي صرف پگڈنڈي اور گاڑي کي ليکه رسته چلنے کے ليئے تهي اور يهه ليکه ايک گانوں سے دوسرے گانوں اور دوسرے گانوں سے تيسرے گانوں کو اور علی هذا القياس جاتي تهي چنانچه هندوستاني عملداريوں ميں اب بهي اس قسم کے نمونے موجود هيں اس راه کا کهلا رکهنا زميندارون کے ذمه تها اور اس ليئے جو مسافر اُنکے گانوں ميں هوکر گذرتا تها اُس سے رسته چلنے کا محصول ليتے تهے يهه محصول هاتهه هلائي يا خاک اُڑائي کے نام سے مشهور تها يعني پياده آدمي سے کهتے تهے که تم همارے گانوں ميں هاتهه هلاتے هوئے چلے هو اُس کا محصول دو اور جو شخص سواري پر جاتا تها اُس سے کهتے تهے که همارے گانوں کي جو خاک اُڑائي اُس کا محصول دو مسافر کو ايک منزل طے کرنے ميں متعدد جگهه محصول دينا پڑتا تها هاں غريب محتاج فقيروں پر يهه محصول چهوڑ ديتے تهے *

سڑک نهونے سے اکثر مسافر رسته بهول جاتے تهے اور گانوں کا افسر گانوں ميں سے کسي چمار يا چوڑے کو رسته بتانے کو ساتهه کرديتا تها جو اگوا کے نام سے نام زد تها يهه خدمت غريب رهنے والے گانوں کے بطور بيگار کے کيا کرتے تهے اور اُن لوگوں نے آپس ميں بارياں بانده رکهي تهيں اُسي باري کے مطابق اُس خدمت کو انجام ديتے تهے مگر مسافر بطور

انعام کے پیسے دو پیسے اُن کو دیدیتے تھے یہہ اگوا مسافروں کو اپنے گانوں کي سرحد سے دوسرے گانوں تک پہنچا دیتا تھا اور اگر ضرورت هوتي تو اُس گانوں سے پھر اگوا مل جاتا تھا *

عامل یا اور کوئي ذي رعب شخص یا سپاهي فوج کا یا کوئي چودھري گانوں کا سفر کرتا تھا تو اُس کا اسباب لیجانے کو گانوں سے بیگار نکالي جاتي تھي اور جتنے آدمي درکار هوتے تھے حاضر کیئے جاتے تھے اور اُن کا اسباب اپنے گانوں سے ڈھو کر دوسرے گانوں تک پہنچا دیتے تھے اور اُس گانوں سے اور بیگاري اُن کو مل جاتے تھے اکثر هندوستاني عملداریوں میں طریقه بیگار کا اب تک جاري هی سرکار انگریزي کي عملداري میں بھي برسوں تک یہہ ظالمانہ طریقه جاري رها مگر گورنمنت انگریزي نے اُس کے موقوف کرنے میں نہایت کوشش کي اور اب غالباً یہہ طریقه انگریزي عملداري میں عموماً موقوف هوگیا هی گو کبھي کبھي ظالم عامل یا جابر حاکم بعض اوقات بطور بیگار کے گانوں کے غریب آدمیوں سے اب بھي کام لے لیتے هوں *

مال کي آمدرفت پر هر گانوں میں کچھہ محصول لیا جاتا تھا جو راه داري کا محصول کہلاتا تھا اِس محصول کے لیئے کوئي تعداد یا اندازه مقرر نہیں تھا مگر هرایک بیوپاري کو جس کا مال کسي گانوں میں هوکر گذرتا تھا کچھہ نہ کچھہ بطور محصول کے دینا پڑتا تھا اور جو که هر جگہہ یہہ محصول لیا جاتا تھا اس لیئے هر ایک مقام پر نہایت قلیل محصول دینا هوتا تھا

میر بحر کا محصول عام نہ تھا بلکہ جس گانوں کي سرحد میں کوئي چھوٹا سا ناله یا ندي واقع هوتي تھي جس میں کوئي کشتي یا گھر نائي مسافروں کے پار اوتارنے کے لیئے رکھنے کي ضرورت هوتي تھي اُن دیہات میں مسافروں سے میر بحري کا محصول لیا جاتا تھا یہہ محصول درحقیقت کچھہ نا واجب نہ تھا اور اب بھي گورنمنت انگریزي کي عملداري میں بھي جہاں سرکاري انتظام میر بحري کا نہیں هی وهاں زمیندار آیند و روند سے یہہ محصول لیتے هیں مگر قریباً کل ایسے مقامات پر گورنمنت انگریزي نے خود میر بحري کا اپنے عمال

اور حکام کي نگراني میں انتظام کیا هی اور خود یهه محصول وصول کرتي هی صرف حال کے زمانه میں اور اگلے زمانے میں یهه فرق هوگیا هی که جو محصول زمیندار تحصیل کرتے تھے وہ ایک اپني آمدني اور اپنا ذاتي فائدہ سمجھتے تھے اور مسافروں کي آسایش اور گھاٹوں اور کشتیوں کي درستي پر کچھه توجهه نکرتے تھے برخلاف اس کے گورنمنٹ انگریزي اِس تمام محصول کو لوگوں کے فائدے کے لیئے گھاٹوں اور پلوں اور کشتیوں کي درستي میں صرف کرتي هی اور جو روپیه بچتا هی وہ خود نهیں لیتي بلکه متعدد اضلاع میں سڑکوں اور شارع عام کي درستي کے لیئے بطور حصه رسدي تقسیم کردیتي هی *

نظام آبادي دیهه

اُس جاهل گروہ نے جس نے که ابتداءً اُس زمین پر قبضه کیا تھا جو گانوں کي حدود کے اندر داخل هی نهایت عمدہ اصول پر اُس کي آبادي کا انتظام کیا تھا اور عمدہ سے عمدہ جو اصول کفایت شعاري کے هوسکتے هیں وہ کام میں لائي تھي مگر غریب لوگ ظلم اُٹھانے سے نهیں بچتے تھے اور وہ بھي اُن ظلموں کي برداشت کرنے کے ایسے عادي هوگئے تھے جیسے جنوبي امریکه کے غلام اور اُسي میں خوش تھے حقیقت میں وہ باشندے گانوں کے جو رعیت کهلاتے تھے گروہ زمینداروں کے غلاموں کے مانند تھے اُن کي جان و مال و محنت پر گروہ زمینداراں کا پورا پورا اختیار تھا صرف اتنا فرق تھا که جو گروہ رعیت کا کسي قدر ذي وقعت اور ذي و جاهت تھا اُس پر غلامي کي حالت کمتر طاري تھي اور اُس گروہ پر جو کمینه قوم کي کهلاتي تھي پوري پوري حالت غلامي کي رهتي تھي *

گانوں کے آباد کرنے کے لیئے متعدد اشخاص اور متعدد گروهوں کے گانوں میں بسانے اور بعض مشترکه کام انجام دینے کي ضرورت پڑتي تھي اور غالباً وہ متعدد اشخاص اور متعدد گروہ اور مشترکه کام یهه هوتے تھے اول — رسومات مذهبي ادا کروانے والے اشخاص دوم — تاریخدان

واقعات اور سلسلہ انساب کے محفوظ رکھنے والے اشخاص جو واسطے محفوظ رکھنے حصہ داري اور وراثت کے ایک ضروري امر تھا سوم — گروہ کاشتکاروں کا جن کي ضرورت رقبہ گانوں کے کاشت کرنے کے لیئے تھي کیونکہ ممکن نہ تھا کہ صرف وھي لوگ جنھوں نے ابتداءً گانوں کے رقبہ پر قبضہ کیا تھا اُس سب میں زراعت کرسکتے چھارم — اھل حرفہ پنجم — مزدوري پیشہ ششم — مہاجن و بقال ھفتم — ارباب نشاط ھشتم — محاسب *

مشترکہ کام جو گانؤں کي آبادي کے لیئے ضروري تھے وہ غالباً تین قسم کے تھے — ایک ایسے مکان کا ھونا جو بطور ٹَون ھال کے سب کي ملکیت مشترکہ ھو دوم — گانوں میں آب پاشي کے ذریعہ مہیا کیئے جانے سوم — گانوں کي سرسبزي اور گانوں کے رھنے والوں کے فائدے کے لیئے میوے کے باغات لگانے ان سب چیزوں کو اُس جاھل گروہ زمینداروں نے نہایت عمدگي و ترتیب سے مہیا کیا تھا جس کي تفصیل آگے بیان کي جاتي ھے *

رسوم مذھبي ادا کروانے والے اشخاص

اکثر ھر بڑے گانوں میں پوجا کرنے کے لیئے ایک یا ایک سے زاید مندر ھوتا تھا یہہ مندر گانوں کے رھنے والوں کي مشترکہ امداد سے بنایا جاتا تھا اور اُس کے لیئے کوئي برھمن بطور پوجاري کے مقرر ھوتا تھا اُس برھمن کو بعوض پوجا پاٹ کرانے کے مشترکہ اراضي میں سے کچھہ زمین کاشت کے لیئے دي جاتي تھي اور وہ زمین محصول یا اور کسي قسم کے لگان سے معاف رھتي تھي *

یہہ برھمن اکثر جاھل ھوتا تھا اور بجز دیوتا پر پاني چڑھانے یا بھوگ لگانے کے اور کچھہ نہیں جانتا تھا مگر گانوں میں ایسے پنڈت کي بھي ضرورت ھوتي تھي جو جوتش جانتا ھو اور سعد اور نحس اوقات کو بتا سکتا ھو شادي بیاہ کے لیئے لگن نکال سکتا ھو مرنے کي رسومات کو ادا کراسکتا ھو اس لیئے ایک اور پنڈت جو ان کاموں کے لایق ھوتا تھا گانؤں میں مقرر کیا جاتا تھا اور وہ ان سب کاموں کو انجام دیتا تھا اور

اُس کو بعوض اس خدمت کے فصل کي طياري پر هر ايک کهليان میں سے کچهه غله ملتا تها اور بياه شادي میں بهي کچهه ديا جاتا تها يهه عالم پنڈت کسي ايک گانؤں ميں رهتا تها اور آس پاس کے متعدد گانؤں اُس کے متعلق هوتے تهے اور اُسي کي برت اُن سب گانوں میں بطور ايک حق کے تسليم کي جاتي تهي اور اُن ديهات میں سواے اُس پنڈت کے اور کسي پنڈت کو ان کاموں کے انجام دينے کا استحقاق نهوتا تها — يهه قديم انتظام مذهبي رسومات ادا کرنے کا اب تک تمام هندوستان کے گانؤں میں نهايت استحکام کے ساتهه قايم و بحال هی *

تاريخانه واقعات اور سلسلۂ انساب کے محفوظ رکهنے والے اشخاص

تاريخانه واقعات کے ياد رکهنے والے جدا گانه اشخاص هوتے تهے جو بهات کهلاتے تهے يهه بهات بهي کسي ايک گانؤں میں سکونت رکهتے تهے اور آس پاس کے متعدد گانؤں اُن کے متعلق هوتے تهے اور وہ سب گانؤں اُنهيں کي برت کے گانؤں کهلاتے تهے ان بهاتوں کے پاس بهياں هوتي تهيں اور وہ هر ايک گانؤں کے گروہ زميندارا ان کا نسب نامه اُس میں لکهتے تهے اور جو لڑکا پيدا هوتا تها اُس کا نام اُس میں بڑها ديتے تهے اور جو مرتا تها اُس کي تاريخ وفات لکهه ليتے تهے اور بعض بڑے بڑے واقعات کي يادداشت بهي اُس میں هوتي تهي مجهکو متعدد ديهات کے بهاتوں کي بهياں ديکهنے کا اتفاق هوا هی اور اُس میں بد سليقگي اور جاهلانه طور پر پرانے واقعات کا پته لکها هوا پايا هی *

ان بهاتوں کو هر فصل میں هر ايک کهليان سے کچهه غله ملتا تها اور جب لڑکا پيدا هوتا تها اور بياه شادي میں سيدها ملا کرتا تها شادي بياه میں اور فصل کے طيار هونے پر يهه بهات گانؤں میں اپنا معمول لينے کو آتے تهے اور افسر گانؤں کے سامنے کبت پڑهتے تهے اور اُن کا نسب نامه بيان کرتے تهے اور اُن کے بزرگوں نے جو بڑے بڑے کام کيئے تهے اُس کو بطور تعريف کے بيان کرتے تهے اُن کا يهه بيان کڑکا کهلاتا تها جو شخص اُن کا حق نه ديتا تها اُس کا گدا بنا کر ايک لنبی بانس

میں لٹکاتے تھے اور دیہہ بدیہہ اُسکو فضیحت کرتے پھرتے تھے اس زمانہ میں ان بھاتوں کا انتظام مستحکم نہیں رہا ہی بہت کم ایسے گانؤں ہونگے جہاں بھاتوں کا انتظام قایم ہو سنا جاتا ہی کہ بعض ھندوستانی عملداریوں میں اب بھی بھاتوں کا انتظام اکثر جگھہ قایم ہی *

گروہ کاشتکاران

اُن لوگوں نے جنھوں نے ابتداءً اُس رقبہ پر قبضہ کیا تھا جو موضع کی حدود کے اندر واقع ہی اُن کو سب سے بڑی ضرورت ایک ایسے معاون گروہ کے پیدا کرنے کی تھی جو اراضی کی کاشت میں اُن کو مدد دے اسی ضرورت نے گروہ کاشتکاران کو ہر ایک موضع میں پیدا کیا تھا قابضان اول ایسے لوگوں کو گانؤں میں لاکر آباد کرتے تھے جو زمین کو کاشت کریں اور پیداوار زمین میں سے کوئی معین مقدار بمعاوضہ اپنی محنت کے وہ لوگ لیں اور کوئی معین مقدار قابضان اول کو دیں جس میں سے قابضان اول مالگذاری سرکار ادا کریں اور جو بچے اُس سے خود منتفع ہوں *

کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ ابتدا میں عموماً کاشتکاروں سے ازروے بٹائی یا بھاولی کے جنس پیداوار زمین میں سے ایک حصہ معین لیا جاتا تھا مگر جب غلہ پیداوار زمین کا کھلیان میں جمع ہوتا تھا تو زمیندار کو اُس کی حفاظت کرنی پڑتی تھی ان مشکلات کے رفع کرنے کو بعض دیہات میں کنکوت کا رواج ہوگیا تھا یعنی جب غلہ طیار ہوتا تھا تو کچھہ لوگ زمیندار کی طرف سے اور کچھہ لوگ کاشتکار کی طرف سے کھیت پر جمع ہوتے تھے اور کھڑے کھیت میں اناج کا اور بھوسہ کا تخمینہ کرلیتے تھے اور اُس تخمینہ پر جو مقدار غلہ اور بھوسہ کی زمیندار کے حصہ کی ہوتی تھی بعد درو ہونے غلہ کے کاشتکار سے لے لیتے تھے خواہ بعد درو ہونے کے غلہ اُس تخمینہ سے زیادہ نکلے یا کم — کنکوت کرنے والے لوگ جنکو کھڑے کھیت کے غلہ کے تخمینہ کرنے میں نہایت مہارت ہوتی تھی گانؤں اور پرگنہ میں مشہور ہوتے تھے اور کنیئے کہلاتے

تھے اور اکثر وهي لوگ کھوڑے کھیت کا تخمینا کرنے کو بلائے جاتے تھے بعض دیہات ایسے بھي تھے جہاں کے زمیندار بعوض حصہ پیداوار کھیت کے نقد روپیہ ادا کرتے تھے عملداري انگریزي میں اکثر دیہات ایسے هیں جن میں بر وقت بندوبست کے شرح نقدي مقرر هوگئي هی اور ایسے بھي هیں جہاں ابتک بٹائي یا بھاولي کا رواج جاري هی *

جو وجہہ کہ کاشتکاروں کي ضرورت کي بیان هوئي اُس سے پایا جاتا هی کہ نسبت قبضہ اُس اراضي کے جو اُن کي کاشت میں هی اور نسبت اداے حصہ پیداوار یا اداے زر نقد کے کاشتکاروں کے مختلف حقوق هونگے بہت سے کاشتکار ایسے نکلیں گے جن کے مورثوں نے ناقص یا اُفتادہ زمین میں کاشت شروع کي هوگي اور اپني سالہا سال کي محنت سے اور بعضي دفعہ اپنا روپیہ خرچ کرکے اُس زمین کو قابل عمدہ پیداوار کے کیا هوگا اور ضرور هی کہ ایسے کاشتکاروں کو اُس زمین کو اپنے قبضہ کاشت میں رکھنے اور اُسکي پیداوار میں سے ایک تھوڑا حصہ مثلاً چوتھائي یا تہائي یا ایک خفیف لگان زمیندار کو دینے کا حق هو اور بہت سے ایسے کاشتکار بھي نکلیں گے جو ایک مدت دراز سے پشت در پشت زمین کو کاشت کرتے چلے آتے هیں اور پیداوار زمین میں سے حصہ معین یا لگان معین جو باعتبار حیثیت اراضي کے بھي واجبي هی نہ کم هی نہ زیادہ ادا کرتے آتے هیں اور بلاشبہہ اُن کا حق بہ نسبت اول قسم کے کاشتکاروں کے کسي قدر کم هوگا لیکن اُن کے اس حق میں کہ باداے حصہ پیدا وار معین یا لگان واجب اپني اراضي کاشت پر قابض رهیں کسي کو کچھہ کلام نہیں هوسکتا اور بہت سے ایسے کاشتکار بھي نکلیں گے کہ جو صرف چند سال سے باجازت و رضامندي زمینداران اراضي کو کاشت کرتے هوں اور هر سال بموجب اُس معاهدہ کے جو سال بسال یا چند سال کے لیئے زمیندار سے تھہرا هو حصہ پیداوار اراضي یا زر نقد ادا کرتے هوں اور آیندہ اُن کا کاشتکار رکھنا یا نہ رکھنا زمیندار کي مرضي پر منحصر هو اور ضرور هی کہ ایسے کاشتکاروں کو بلا مرضي زمیندار اراضي کے کاشت کرنے کا یا اراضي کاشتکاري کو قبضہ میں رکھنے کا کوئي حق حاصل نہو *

کاشتکاروں کي مذکورہ حالت ایک لازمي حالت هی اور کوئي ملک اور کوئي گانؤں ایسا نہیں نکلنے کا که جہاں گروہ کاشتکاران کي حالت مذکورہ جو اُن کے حقوق کي بناء هی موجود نہو انہیں حالات اور رواج کي بناء پر اقسام کاستکاران جو موروثي اور غیر موروثي اور مستحق قبضه اور غیر مستحق قبضه کے نام سے نامزد هیں نکلے هیں کوئي ملک ایسا نہیں هی جو یہه کہه سکے که فی الحقیقت اُس میں حقوق کاشتکاران موجود نہیں هیں یا کبھي موجود نه تھے هاں اس میں کچھه شک نہیں که هندوستاني عملداریوں میں جیسي که اودہ کي عملداري تھي رعایا کے حقوق کي حفاظت کا کوئي ذریعه موجود نه تھا اور تمام کاشتکار زمینداروں کے یا عاملوں اور چکله داروں کے غلام تھے اور جو کچھه ظلم اور زیادتي زمیندار اور عامل اور چکله دار اُن پر کرتے تھے اُس کا کوئي فریاد رس نه تھا اور کاشتکاروں کي جان و مال اور اُن کے حقوق ظالم زمینداروں اور عاملوں اور چکله داروں کے هاتھه میں تھے اور وہ جس کاشتکار کي چاهتے تھے حق تلفي کردیتے تھے اور اُس کي موروثي کاشت کو جس پر وہ قبضه رکھنے کا مستحق تھا چھین لیتے تھے اور اُس کے کھیت کي تمام پیداوار کو لوت لیتے تھے مگر یہه ایک ظالمانه حرکتیں تھیں ان ظلموں کے واقع هونے سے اُن اصلي حقوق کا جو اُن کے تھے بطلان لازم نہیں آتا *

ان حالات کے بیان کرنے سے ظاهر هوا هوگا که سرکار اور کاشتکار کے درمیان ایک تیسرا شخص یعني زمیندار واسطه تھا مگر جن ملکوں میں رعیت واري بندوبست هی جیسے که بمبئي اور مدراس اور سرکار عالي اصفیه کي مملکت برار اور اورنگ آباد اُن میں سرکار اور کاشتکاروں میں زمینداروں کا واسطه نہیں رها هی شیر شاہ اور مغلیه سلطنت میں جو انتظام مالگذاري کا هوا تھا وہ بھی اسي طرف مایل تھا که سرکار اور کاشتکار میں کوئي واسطه نه رهے مگر همکو نہایت شبهه هی که درحقیقت ایسا هوا بھي تھا اور حقیت زمینداري یا حقوق زمینداران اور اختیار اور اقتدار زمینداران معدوم هوگئے تھے اکثر دیہات بندوبست رعیت واري ایسے پائے جاتے هیں جہاں ایک گروہ ایسا موجود هی جو تمام اقتدار

اور اختیار اُسي قسم کے رکھتا ھی جیسے کہ دیہات بندوبست زمینداري میں وہ گروہ رکھتا ھی جو زمینداران کے نام سے موسوم ھی صرف اتنا فرق ھی کہ دیہات بندوبست رعیت واري میں اُن کا نام تبدیل ھوگیا ھی زمیندار کے نام سے موسوم نہیں ھیں ھندوستان میں پرانی دستاویزیں اس بات کي شاھد موجود ھیں کہ گو مغلیہ سلطنت میں سرکار اور کاشتکار میں واسطہ نہ رکھنے کي کوشش کي گئي ھو مگر حقوق زمینداران کبھي معدوم نہیں ھوئے ھم اس بحث کو کسي رسالہ میں بالاستیعاب بیان کرینگے *

گروہ اھل حرفہ

گانؤں کي آبادي کے لیئے اھل حرفہ کے گروہ کا علی‌الخصوص اُن لوگوں کا جو لوھاري اور نجاري اور چمڑے کا کام کرتے ھیں موجود ھونا نہایت ضروري تھا گو ھندوستان کے زمینداروں اور کاشتکاروں کے پاس الات کشاورزي نہایت سادے ھیں لیکن اُن کے لیئے بھي ھمیشہ لوھار اور بڑھئي اور چمڑے کے کام کرنے والوں کي ضرورت پڑتي ھی اور اسي سبب سے اُن کے آباد کرنے کي ضرورت پڑي *

اگر اُن کو ھر کام کي اُجرت دیجاتي تو خرچ کثیر پڑ جاتا جسکے ادا کے متحمل زمیندار اور کاشتکار نہوسکتے پس اُنہوں نے نہایت کفایت شعاري کے اصول پر انتظام کیا اھل حرفہ کو آبادي دیہہ میں رھنے اور مکان بنانے کے لیئے زمین دي بعض دیہات میں ھر کھلیان میں سے معین مقدار کا غلہ اُن کو دینا قرار پایا بعض دیہات میں اراضي مشترکہ میں سے کسیقدر زمین اُن کو کاشت کرنے کو دي اور بعض دیہات میں دونوں قسم کے حق اُن کو دیئے گئے وہ لوگ گانؤں میں آباد ھوئے اور اپني منفعت کے لیئے اپنے پیشہ کا کام وھاں جاري کیا اور بمعاوضہ اُس رعایت کے جو اُن کے ساتھہ کي گئي معمولي آلات کشاورزي کي مرمت اور درستي اُن کے ذمہ قرار پائي — چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں آبادي کم تھي اور اس قسم کے اھل حرفہ وھاں آباد نہیں ھوسکتے تھے اُنہوں نے قرب و جوار کے دیہات کلاں کے اھل حرفہ سے اسي اصول پر انتظام کرلیا تھا یہہ انتظام اب تک بدستور جاري و قایم ھی *

علاوہ اس قسم کے اہل حرفہ کے جو زراعت کے لیئے مفید ہیں اور بہت قسم کے اہل حرفہ مثلاً کولي جولاھے کمل بُننے والے گدڑئي اور کمہار اس خیال سے کہ اُن کے پیشہ کا کام گانؤں میں نہایت کفایت سے چلتا ھی اور وہ خود بھي نہایت کفایت سے گانؤں میں اپني اوقات بسرکرسکتے ھیں گانؤں میں آباد ھو گئے تھے زمینداروں نے بعض دیہات میں اُن لوگوں کو صرف بنظر رونق اور آبادي گانوں کے آباد کرلیا تھا اور بعض زمینداروں نے اُن کے آباد ھونے کے معاوضہ میں ھر گھر پیچھے کچھہ لینا مقرر کیا تھا جو گھر دیواري اور محترفہ کي آمدني کے نام سے نامزد ھی *

گروہ مزدوري پیشہ

رزیل قومیں بھي جیسے چمار و چوڑے جن کي اصل گذران مزدوري پر ھی گانؤں میں آباد ھوگئي تھیں اصل وجہہ اُن کي آبادي کي یہي تھي کہ گانؤں میں نہایت کفایت سے اُن کي گذران ھوسکتي تھي مگر اُن کے ذمہ بہت سے کام خدمت زمینداروں کے اور کھیت کیار کے متعلق تھے کھیتوں کے ذلانے میں جس کے عوض میں اُن کو ارزاں قیمت کا غلہ دیا جاتا تھا اُن سے بڑي مدد پہونچتي تھي تمام بیگار کے کام اُن سے لیئے جاتے تھے اگرچہ فصل پر کھلیانوں میں سے لپ بھر کر تھوڑا تھوڑا غلہ بھي اُن کو دیا جاتا تھا مگر بمقابلہ اُس کار و خدمت کے جو زمیندار اُن سے لیتے تھے اُس کي کچھہ حقیقت نہیں تہي سرکار انگریزي کي عملداري میں جبریہ رسم بیگار کي قریباً قریباً بالکل معدوم ھوگئي ھی *

دیہات میں چماروں کو ایک اور ذریعہ آمدني کا تھا اور وہ یہہ تھا کہ ھر گانوں کے چماروں نے اپني برت کي حدود معین کي تھي اُن حدوں کے اندر جو مویشي مرتے تھے اُس کو اُٹھا لیجاتے تھے اور اُس کے چمڑے کو درست کرکے بیچ لیتے تھے اور سال بھر میں ایک تعداد کھالوں کي اُس زمیندار کو دیتے تھے جہاں آباد تھے ان رسم و رواجوں میں سے اب تک بہت سے رسم و رواج جاري ھیں *

مہاجن اور بقال

زمینداروں کي ضرورت اور کاشتکاروں کي حاجت براري کے لیئے بنیوں اور مہاجنوں کا گانؤں میں هونا نہایت ضروریات سے هی جہاں تک هوسکا هی زمینداروں نے اُن کے آباد کرنے میں کوشش کي هی زمیندار لوگ اِس فرقے کے ساتهه بہت خاطر داري اور تواضع سے پیش آتے هیں اور یہه ایک معزز فرقۂ باشندگان دیهه کا گنا جاتا هی غله پیداوار گانؤں کو یہه لوگ خود بهي خریدتے هیں اور دوسروں کے هاتهه بکواتے بهي هیں زمینداروں کو اور کاشتکاروں کو بروقت ضرورت روپیه قرض بهي دیتے هیں اور کاشت کے زمانه میں بیبج کے لیئے اور جب کهیت زراعت سے خالي هوتے هیں تو کهانے کے لیئے غله دیتے هیں نہایت سخت سود اپنے قرضے پر وصول کرتے هیں اور جو غله دیتے هیں فصل پر کم سے کم اُس سے سوایا لے لیتے هیں اگر ایک فصل پر غله ادا نہوا تو رقم سوائے اصل میں شامل کر کے دوسري فصل پر اُس سوائے پر سوائے لیتے هیں سود کو بهي هر فصل پر اصل میں ملا لیتے هیں اور اُس مجموعه اصل و سود پر سود لیتے هیں *

اگلي عملداریوں میں مہاجن زمینداروں کے قوي گروه کو ضرور اپنا حامي و مددگار بنا لیتے تهے اور اُنهیں کي قوت اور زور اور اختیار اور اقتدار کے ذریعه سے اپنا روپیه اور سود وصول کرتے تهے یہه ایسا ذریعه تها جو گانؤں میں نہایت اقتدار اور قوت رکهتا تها اور زیر دست رعایا بخوشي یا ناخوشي اُن تمام جبروں کو سہتي تهي جو اُن پر اِس روپیه کے وصول کرنے میں گذرتي تهي ایک مشہور رسم روپیه وصول کرنے کے دهرنا دینا تها دهرنا دینے کي یہه رسم تهي که مہاجن مقروض کے دروازه پر اپنے آدمي بٹها دیتا تها اور مقروض کے گهر میں پاني دانا جانا بند کر دیتا تها عورتوں کو رفع ضروریات کے لیئے باهر نکلنے نہیں دیتا تها اور اَور طرح طرح کي تکلیفیں اُن کو پہنچاتا تها مگر اب سرکار انگریزي کي عملداري میں رسم دهرنا دینے کي بالکل

موقوف هوگئي هى بلكه دهرنا دينا ايک جرم فوج داري كا قرار پايا هى *

مهاجن اور بقال ديہات ميں ايسے مسلط تهے كه غريب كاشتكاروں كي محنت اور أن كے كهيت كي پيداوار در حقيقت مهاجنوں اور بقالوں كے گهر ميں جاتي تهي كاشتكار نهايت محنت سے زمين جوتتے تهے اور أس ميں كاشت كرتے تهے اور أس كي پيداوار كو ديكهكر خوش هوتے تهے مگر سب غله زميندار و مهاجن أتها ليجاتے تهے اِس زمانه ميں زميندارون كا تو وه زور نهيں رها مگر مهاجنوں اور بقالوں كا ويساهي قابو هى تمام پيداوار و محنت كاشتكاروں كي مهاجنوں كے گهر جاتي هى اور كاشتكار كهانے كے غله كے ليئے بهي مهاجنوں اور بقالوں كے محتاج رهتے هيں مهاجن هي بيج كے ليئے اور كهانے كے ليئے غله ديتے هيں اور اِس سبب سے كاشتكار أن سے بهت دبے هوئے هيں جو غله مهاجن كاشتكاروں كو ديتے هيں كم سے كم سوايا فصل پر أن سے ليتے هيں جو روپيه نقد أن كو ديتے هيں أن كا نهايت گران سود أن سے ليتے هيں اور پهر سود در سود اضافه كرتے جاتے هيں يهه نوبت پهنچ گئي هى كه جس كاشتكار نے ايک دفعه تهوڑا سا روپيه بهي كسي مهاجن سے قرض لے ليا پهر تمام عمر أس كے پنجه سے نهيں چهوٹتا *

ارباب نشاط

جس طرح اور سب باتوں كا انتظام ديہات ميں تها أسي طرح ارباب نشاط كا بهي انتظام تها هندوستان ميں عورتوں كا ايک فرقه هى جس كو بعضے نٹني اور بعضے كنجرياں اور كبوترياں كهتے هيں يهه عورتيں ناچتي گاتي هيں اور أن كے ساتهه ڈهول بجانے والے اور نچانے والے أنهيں كے رشته دار مرد هوتے هيں جس گانوں ميں شادي بياه هوتا تها يهه نٹنياں وهاں جاكر ناچتي و گاتي تهيں اور فصل كے طيار هونے پر بهي گانوں ميں ناچنے كو جاتي تهيں اور كچهه غله اور سيدها أن كو ملا كرتا تها أن كے گنوارو گيت اور أن كا بيڈول ناچ اور أن كے ڈهول كي مهيب آواز أن گنواروں كے خوش كرنے كے

لیئے کافی تہی عمدہ صفت جو اِن عورتوں کے فرقے میں تھی وہ یہہ تھی کہ وہ بدکار نہیں تھیں اور کسب کرنا اُن کے پیشہ میں داخل نہیں تھا وہ شوھر والی اور گھر بار والی ھوتی تھیں صرف گانا اور ناچنا بطور پیشہ کے اُنہوں نے اختیار کیا تھا اور گو وہ نہایت ذلیل اور کمینہ قوم کی تھیں مگر اُس صفت سے جو ابھی بیان کی گئی نہایت عزت اور قدر کے لایق تھیں یہہ فرقہ اب بھی ھندوستان میں موجود اور اپنے قدیم پیشہ میں مصروف ھی *

چوپال

گانؤں میں مشترکہ محنت اور مشترکہ مال سے اور مناسب مقام پر جو اکثر وسط آبادی میں ھوتا تھا ایک مکان بنایا جاتا تھا جس کو چوپال کہتے ھیں یہہ مکان بڑے بڑے مہذب شہروں کے ٹون ھال کے مشابہ ھی اس مکان میں گانؤں کے معزز لوگ نشست برخاست کرتے تھے اور کسی پنچایت کے لیئے جمع ھوتے تھے جو کوئی مسافر اُن کے گانؤں میں آجاتا تھا یا کوئی عامل یا کوئی سرکاری اھلکار آتا تھا چوپال میں ٹھہرتا تھا — مسافر نوازی کا نہایت عمدہ طریقہ دیہات میں جاری تھا اکثر گانؤں سرمایہ مشترکہ میں سے اُس کو کھانا دیتا تھا گانؤں کی کمین قوم اُس کی خدمت کرتی تھی گھوڑے کے لیئے گھاس لادیتی تھی کمہار کے گھر سے برتن آتے تھے اور مسافر نہایت آرام سے شب بسر کرکے آگے روانہ ھوتا تھا یہہ سب چیزیں مفت مسافر کو ملتی تھیں اور گانؤں والے ھر طرح سے اُس کی خاطر کرتے تھے *

آبپاشی کے ذریعے

سب سے عمدہ اور سب سے مقدم گانؤں کی آبادی کے لیئے جو چیز مطلوب تھی وہ آبپاشی کے ذریعے تھے جو گانؤں ایسے تھے جہاں بجز کنوؤں کے اور کوئی ذریعہ آبپاشی کا نہیں تھا وھاں زمینداروں نے بمقدور اپنے مشترک کنوئیں آبپاشی کے لیئے مناسب مناسب مقامات پر بنائے دیہات کی سیر کرو تو معلوم ھوگا کہ دیہات میں ایسے قدیم زمانہ کے کنوئیں زراعت کی آبپاشی کے لیئے بنے ھوئے ھیں جن کے

بننے کي تاریخ خود گانؤں کے رهنے والوں کو بهي یاد نهیں رهي اِن کنوؤں کي تعداد زمینداروں کے مقدور کي مناسبت سے هوتي هی لیکن جب خوب تفتیش کیا جاوے تو معلوم هوگا که یهه مشترک کنوئیں اُنهیں لوگوں نے یا اُن کي اولاد نے بنائے تهے جنهوں نے ابتداءً اُس قطعۂ زمین پر قبضه کیا تها جو موضع کي حدود کے اندر واقع هی - جهاں زمینیں تقسیم هوگئي تهیں وهاں خاص خاص کنوئیں بهي بنے تهے جو اُن اراضیوں کے قابضین نے بنائے تهے *

جن دیهات میں کنوئیں نهیں بن سکتے تهے اور کوئي خزانه پاني جمع کرنے کا بهي میسر نهیں آتا تها وهاں زمینداروں نے متفرق تالاب اور تلیاں اور جوهڑ کهود لیئے تهے جن میں برسات کا پاني جمع هو جاتا تها اور مویشي کے پاني پینے اور بعض اوقات زراعت میں پاني دینے کے کام میں آتا تها — جو زمینیں یا دیهات نشیب میں واقع تهے جهاں بلند مقاموں سے بکثرت پاني آتا تها وهاں متعدد دیهات میں پاني جمع رکهنے کے لیئے متعدد تالاب مسلسل بنائے جاتے تهے اور ایک تالاب سے دوسرے تالاب میں اور اسي سلسله سے پاني پهونچایا جاتا تها اور پهر هر ایک گانؤں کے لوگ اپني زراعت میں پاني لیجانے کے لیئے برهے بنا لیتے تهے اور موافق اُس رسم و رواج کے جو بلحاظ محنت یا وسعت اراضي یا مقدار حقیت کے قرار پایا تها هرایک شریک اُس میں سے آبپاشي کرتا تها *

بعضی ایسے ملک بهي هیں جیسے که سرکار عالي کا ملک تلنگانه هی جن میں آبپاشي کے تالابوں کُنٹوں باوڑیوں کا نهایت عظیم الشان سلسله بنا هوا پایا جاتا هی جو کروڑها روپیه کے خرچ اور لاگت سے طیار هوا هوگا اس میں کچهه شک نهیں که وه سلسله آبپاشي کا زمینداروں کا بنایا هوا نهیں هی بلکه حکام وقت نے اپنے خزانه کے کروڑوں روپیه صرف کرکے ملک کي آبادي اور زراعت کي آبپاشي اور افزوني کے لیئے بنائے تهے اس قسم کے ذریعۂ آبپاشي کي بابت کاشت کرنے والوں سے جو اپني زراعت کے لیئے پاني لیتے تهے محصول لیا جاتا تها اسي اصول پر گورنمنٹ انگریزي نے جو زراعت کي آبپاشي کے لیئے نهریں بنائي هیں

اُن کا محصول بھي اُن لوگوں سے جن کے کھیتوں میں پاني جاتا هی لیا جاتا هی *

یہہ بات نہیں معلوم کہ اگلے زمانے میں اس قسم کي آبپاشي کا محصول کسطرح پر وصول هوتا تھا مگر اس زمانہ میں یہہ ایک بڑا بحث طلب مسئلہ قرار پایا هی کہ آبپاشي کا محصول کس طرح پر لیا جاے بعضوں کي یہہ راے هی کہ زمین کا محصول جو بندوبست مالگذاري کے وقت قرار پاتا هی جدا گانہ لیا جاے اور محصول آبپاشي کا جدا گانہ اور بعضوں کي یہہ راے هی کہ دونوں محصولوں کو یکجا جمع کرکے زر مالگذاري قرار دیا جاے اور وصول کیا جاے پچھلي راے پر یہہ اعتراض هوتا هی کہ کاشتکار خواہ نخواہ پاني لینے پر مجبور نہیں کیئے جاسکتے پس اگر دونوں محصولوں کو شامل کرکے زمین پر بڑھا دیا جاوے تو کاشتکاروں کو یا تو خواہ نخواہ پاني لینے پر مجبور هونا پڑیگا یا جن لوگوں نے پاني لیا هی اور جن لوگوں نے نہیں لیا سب کو اضافہ شدہ محصول دینا پڑیگا جو انصاف کے بالکل برخلاف هی *

جن ملکوں میں مصنوعي ذریعے آبپاشي کے ایسے بنائے گئے هیں جن سے همیشہ هر قطع زمین میں پاني پہونچنے میں کچھہ شبہہ نہیں هی جیسیکہ گورنمنٹ انگریزي کي عملداري میں عظیم‌الشان دریاؤں میں سے علمي قاعدے پر نہریں نکالي گئي هیں اور پاني پہونچانا بالکل اختیار میں هو گیا هی اُن ملکوں میں تو یہہ بحث هوسکتي هی کہ مالگذاري اور آبپاشي کا محصول یکجا جمع کردیا جاوے یا نہیں مگر جن ملکوں میں کہ مصنوعي ذریعے آبپاشي کے ایسے بنائے گئے هیں جن پر کچھہ اختیار نہیں هی بلکہ بخت و اتفاق پر موقوف هیں جیسیکہ ایسا سلسلہ آبپاشي کے تالابوں کا جنکا کام میں لانے کے لایق هونا بارش کے هونے یا نہونے پر موقوف هی وهاں یہہ مسئلہ کہ زمین اور آبپاشي کا محصول یکجا کیا جاوے بحث میں نہیں آسکتا بلکہ ایسے ملک میں زیادہ تر پہلا قاعدہ آبپاشي کے محصول کا مناسب معلوم هوتا هی زمین پر بر وقت بندوبست اُس قدر محصول مقرر هونا چاهیئے جو آبپاشي کے نہونے کي حالت میں وصول کے لایق

هو اور آبپاشي کا محصول اُس سے علیحدہ هونا چاهیئے اور جن زمینوں میں آبپاشي کي جاوے اُس کا محصول جس کي شرح پہلے سے معین کردیني چاهیئے علاوہ محصول مالگذاري کے وصول کیا جاوے *

میوے کے باغات

بڑي بڑي سلطنتوں میں بادشاہ اور امرا اپنے عیش و خوشي کے لیئے عمدہ عمدہ باغ بناتے تھے اور اُن میں عیش و آرام سے بسر کرتے تھے اس جاهل گروہ نے بھي اُس میں سے کچھہ حصہ لیا هی یہہ گروہ بھي اپنے گانؤں میں گانؤں کي رونق اور سرسبزي کے لیئے مشترکہ باغ لگاتے تھے هندوستان میں سب سے عمدہ میوہ آنبہ هی اس کا درخت بھي نہایت پائدار هوتا هی اور سیکڑوں برس تک رهتا هی اور جب خشک هوجاتا هی تو اُس کي لکڑي مکانات کي تعمیر میں اور اَوْر بہت سي ضروریات میں کام آتي هی اُس کا پھل علاوہ مزیدار هونے کے سوکھي روٹي کے ساتھہ ایک نفیس نان خورش هونے کا کام دیتا هی صرف اُس کا پھل بھي ضرورت کے وقت غذا کے لیئے کافي هوتا هی اس لیئے زمیندار اکثر آنبہ هي کے درختوں کا باغ لگاتے تھے اُسکے سایہ میں اُونچي اُونچي کھاٹیں بچھاکر گرمي کا موسم بسر کرتے تھے اور فصل کے موسم میں اُس کے پھل سے فائدہ اُٹھاتے تھے نہایت قلیل گانؤں ملینگے جو ایسے باغات سے خالي هوں *

محاسب موضع یعني پٹواري

گانؤں میں تمام حساب و کتاب کا درست رکھنے والا اور هر ایک کاشتکار کے ذمہ کي زر واجب الادا کا حساب رکھنے والا ضرور درکار تھا اس کام کے لیئے قدیم الایام سے هرایک موضع میں پٹواري هوتا تھا جو هر ایک قسم کا حساب متعلق گانؤں کے اپنے پاس رکھتا تھا یہہ عہدہ اگلے زمانہ میں موروثي قرار پایا تھا اور اُس کے خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل نہیں هوتا تھا یہاں تک کہ نابالغ اولاد پٹواري کي اُس کے عہدہ پر مقرر هوتي تھي اور اُس اولاد کے بالغ هونے تک کوئي دوسرا شخص جو اکثر اُس کے رشتہ داروں میں سے هوتا تھا بطور سربراهي کے اُس

کام کو انجام دینا تھا پٹواري کا حق مقرر تھا اور ہر کھلیان میں سے اُس کو غلہ دیا جاتا تھا اور کسیقدر زمین بہ تخفیف محصول یا بطور معافي بعوض اس خدمت کے اُس کي کاشت میں ہوتي تہي یہہ عہدہ اب تک قایم ہی اور ہرگانؤں میں پٹواري ایک ایسا شخص ہی جس سے ہر ایک باشندہ دیہہ کو غرض پڑتي ہی گورنمنٹ انگریزي کي عملداري میں نہایت عمدہ اصول پر پٹواري کے دفتر کي اصلاح کي گئي ہی اور خاص کتابیں جن میں معین نقشجات حساب کے ہیں اُس کو دیئے گئے ہیں اور نہایت درستي سے گانؤں کا حساب اُن میں لکہا جاتا ہی پٹواري کے حق کي بابت بڑي بہت کچھہ اصلاح کي گئي ہی اور ایسا انتظام کیا گیا ہی جس سے ایک مقدار مناسب بلا کسي اندیشہ کے پٹواري کو ملاکرے تا کہ وہ اپنے عہدہ کا کام طمانیت اور دلدہي سے انجام دے *

یہہ تمام وہ انتظام ہیں جو قدیم زمانہ سے چلے آتے ہیں اور جن پر دیہات کي آبادي ہوئي ہی اور مختلف گروہ ہیں گانؤ میں یک شامل آباد ہیں جو انگریزي زبان میں ویلیج کمیونتي کے نام سے موسوم ہیں *

تمام شد

لکچرز

اوپر

ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۹۳ ع کے

یعنی

ایکٹ متعلقه بٹوارہ محالات مالگذاري سرکار عظمت مدار انگریزي واقع ممالک مغربي و شمالي

یهه ایکٹ جس پر میں تمکو لکچر دیتا هوں متعلق بٹوارہ محالات مالگذار سرکار واقعه ممالک شمال و مغرب هی لفظ بٹوارہ محالات سے تم سمجهوگے که صرف اُسي اراضي مالگذار سرکار کا بٹوارہ هوسکتا هی جسپر لفظ محال کا اس ایکٹ کي رو سے اطلاق هوسکے نه کسي دوسري اراضي کا *

روز مرہ کي بول چال میں اکثر هماري زبان پر لفظ موضع یا گانؤں کا آتا هی اور لفظ محال کمتر بولا جاتا هی اور درحقیقت یهه ایک لفظ هی جو بلحاظ انتظام وصول مالگذاري سرکار قدیم سے وضع کیا گیا هی اور واقع میں بهي محال اور موضع کے معني میں تفاوت هی اور اس وقت اُس کا بیان کرنا خالي فائدہ سے نهوگا *

† موضع ایسے قطع یا قطعات اراضي کو کهتے هیں جو علیحدہ نام سے دفتر سرکاري میں مندرج هو اور یهه تین قسم کے هوتے هیں ایک موضع اصلي دوم موضع داخلي سوم موضع مرکبه ‡ جس موضع کا

---

† دفعه ۵ هدایت نامه بندو بست *

‡ دفعه ۲۵ هدایت نامه بندوبست *

سرکاري دفتر کي فہرست میں باعتبار شمار کے کوئي ایک نمبر مقرر ہی اُس کو موضع اصلي کہتے ہیں اور † جو چھوتے مواضع بعد اس کے اُسي موضع میں قایم ہوں جیسے نگلے یا پورے اُن کو مواضع داخلي کہتے ہیں ‡ موضع مرکبہ اُن کئي مواضع ملحقہ کا نام ہی کہ جن کا ایک شخص ایک ہي حقیت سے مالک ہو اور اُن سب کي حد بندي اور پیمایش یکجائي ہوئي ہو اور اُس کل حلقہ کا نام مواضع مشتملہ کے نام سے مرکب ہوکر نیا موضع تہرا ہو مثلاً بندوبست سے پہلے سلیم‌پور ایک موضع تھا اور ماکھن دوسرا موضع اب دونوں کي ایک حلقہ میں پیمایش ہوئي اور اُس کا نام سلیم پور ماکھن رکھا گیا اور سرکاري دفتر کي فہرست میں کسي ایک نمبر پر از نام سلیم پور ماکھن مندرج ہو تو یہہ نیا موضع موضع مرکبہ کہلاویگا *

§ محال میں اور موضع میں یہہ فرق ہی کہ محال اُسي قطعہ یا قطعات زمین کو کہینگے جس کي جمع علیحدہ مشخص ہوئي ہو اور جس کے زمینداروں کي کل حقیت جو اُس میں ہو بلکہ خود وہ محال اپني ذات سے سرکاري مالگذاري میں مستغرق ہو اور اُسکا نمبر جدا گانہ رجسٹر مالگذاري میں مندرج ہوا ہو *

پس ممکن ہے کہ ایک موضع موضع بھي ہو اور محال بھي ہو جبکہ اُسي موضع پر مالگذاري سرکار مشخص ہوئي ہو اور یہہ بھي ممکن ہی کہ کوئي قطعہ یا قطعات اراضي محال ہو اور موضع نہو یعني جبکہ موضع کا کوئي جز و تقسیم ہوکر اُس جزو پر جدا گانہ مالگذاري مشخص ہوئي ہو اور یہہ بھي ممکن ہی کہ کوئي قطعہ یا قطعات اراضي موضع ہو اور محال نہو یعني جبکہ چند مواضع پر یک شامل مالگذاري سرکار مشخص ہوئي ہو *

محالات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو اُن کو ایک چھوتي سي بادشاہت اور ایک چھوتي سي حکومت کا نمونہ پاتے ہیں اُس کي

---

† دفعہ ۴۵ ہدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۷ ایضا *

§ دفعہ ٦ ایضا *

اُس چھوٹي سي مملکت کي حدود معین اور معلوم هوتي هیں اُن کي حفاظت اور قیام پر همیشه سعي رهتي هی اُس میں مختلف درجوں کے لوگ آباد هوتے هیں وهاں کے باشندے مختلف قسم کے حقوق رکھتے هیں هر ایک اُس چھوٹي سي مملکت کي بھلائي اور بحالي کے لیئے کچھه نه کچھه کام کرتا هی یا کچھه نه کچھه حق دیتا هی اُن میں سے چند ایسے هوتے هیں جو به نسبت دیگر باشندگان کے حق اعلیٰ اور ایک قسم کا تفوق رکھتے هیں جن کو هم زمیندار کہتے هیں پھر وه بھي اُس میں مساوي حقوق نہیں رکھتے کوئي زیاده حق رکھتا هی کوئي کم اور کمي و بیشي کي مقدار همیشه زیادتي و کمي مقدار حقیت زمینداري پر هوتي هی وه سب اپني اُس چھوٹي سي مملکت کے انتظام کے لیئے بموجب اپني قدیم رسم و رواج کے کسي کو اپنا افسر بناتے هیں جو باعتبار اختلاف اقسام حقیت کے نمبر دار یا پدهان یا مقدم یا چودهري کہلاتا هی اور اگرچه اُس افسر کو اختیار انتظام دیا جاتا هی الا دیگر حقیت دار بھي اُس انتظام سے بیدخل نہیں رهتے جب کوئي امر پیش آتا هی تو وه اپنے دیوان عام میں جسکو چوپال کہتے هیں اجلاس کرتا هی اور تمام حقیت دار شریک هوتے هیں هرایک کو راے دینے کا اختیار هوتا هی اور اکثر وقعت اور مقدار راے کي بقدر مقدار اُسکي حقیت کے لحاظ کي جاتي هی دیگر باشندگان کو بھي ایسے امور میں جو اُن کے حقوق سے متعلق هیں اپني راے ظاهر کرنیکا اختیار هوتا هی پس یهه حالت محالات کي نهایت تعجب انگیز هی کیونکه بڑے بڑے عقلا نے جو نهایت غور و فکر سے عمده عمده قواعد اصول گورنمنت کے مقرر کیئے هیں هم دیکھتے هیں که وه سب اُن دهقانوں میں قدیم سے رایج هیں *

مگر یهه دهقاني عاقلانه انتظام جیساکه عمده هی ویساهي مشکل هی کیونکه هرایک موضع میں هر وقت اور هر حالت میں ایسا افسر ملنا جسپر سب کو اعتماد هو اور وه نهایت دیانت داري سے تمام حقوق لوگوں کے محفوظ رکھے اور تمام منافع محال کے بقدر هرایک کے حصه کے بلا دقت ادا کرتا رهے اور نقصانات مساوي طور پر سب سے لیتا رهے هاتھه

آنا نهایت دشوار هوتا هی اور اِسي سبب سے باهم نا اتفاقي اور قضایا اور فساد برپا هوتا هی اور یهه تنازعات صرف ایک دفعه نهیں هوچکتے بلکه هر سال بلکه هر فصل پر پیش آتے هیں اور اُن کے دفع کرنے کا کوئي علاج بجز اِسکے که شریکان حقیت اپني اپني حقیت کو علیحده تقسیم کر کر خود اپنے اپنے حصه کا انتظام اپنے هاتهه میں رکهیں اور کسي طرح پر نهیں هوسکتا اور یهي امر باعث هوتا هی جس کے سبب تقسیم محالات کي باهم شریکان کے عمل میں آتي هی *

یهه امر یعني تقسیم هونا محالات کا ایک ایسا امر ضروري هی که اگر حاکم وقت کي طرف سے کوئي قاعده اور قانون نه بنایا گیا هو تو خود مالکان محال کو موافق اپني اقتضاے طبیعت کے محالات کي تقسیم کرني پڑتي هی اور اسي سبب سے هم دیکهتے هیں که به سبب آپس کي تقسیم کے محالات مشترکه زمینداري کئي قسم کي هوگئي هیں جن کا نام هم زمینداري مطلق یا بهیاچاره مکمل یا بهیاچاره نامکمل رکهتے هیں *

دیهات † زمینداري مطلق وه هیں جن میں وهي قدیمي دهقاني عاقلانه قاعده اب تک بحال هی یعني جن کي کل زمین کا قبضه اور اهتمام یک شامل هوتا هی اور کاشتکاروں سے جو تحصیل هوتي هے مالک هوں یا نهوں اور جو کچهه اور منافع محال سے حاصل هو سب شاملات میں جمع کیا جاتا هی اور گانؤں کے اخراجات مجرا دیکر جو بچے شریکوں میں ایک قاعده مقرره پر بانٹا جاتا هی *

دیهات ‡ بهیاچاره مکمل وه هیں جن کي زمین منقسم هی اور شرکاء اپنے اپنے حصه پر جدا جدا قابض هیں اور هر ایک شخص اپني زمین کا انتظام اور مالگذاري کا حصه معین ادا کرتا هی مگر تاهم سب بالاشتراک باقي کے ذمه دار هیں اگر کوئي حصه دار اپنے حصه کے دینے میں قاصر هو *

---

† دفعه ۸۷ هدایت نامه بندوبست *

‡ دفعه ۸۸ هدایت نامه بندوبست *

دیہات † بھیا چارہ نا مکمل وہ ھیں جن میں کچھہ زمین مشترک ھی اور کچھہ جداگانہ قبضہ میں ھیں اور تحصیل کی صورت یہہ ھی کہ پہلے تو شاملات زمین کے منافع سے گانوں کا خرچہ اور مال گذاری ادا کی جاتی ھی پھر جو باقی رھے باچھہ کے بموجب ھرایک حصہ سے تحصیل کی جاتی ھی اور جو فاضل بچے تو اُسی حساب سے شریکوں میں بٹ جاتا ھی ایسی صورت میں بولا جاتا ھی کہ دھار باچھہ یا بیگہہ دام کے موافق مالگذاری ادا کی گئی *

ان پچھلی قسم کے دیہات کو پٹی داری مکمل اور پٹی داری نامکمل بھی کہتے ھیں مگر یہہ ایک پرانی غلطی ھی جس نے اول اول کاغذات سرکاری میں رواج پایا ھی اِسلیئے کہ ان لفظوں سے جو اصلی مراد ھی ظاھر نہیں ھوتی بلکہ پٹی داری کوئی قسم مستقل نہیں ھی کیونکہ وہ ھرایک قسم میں پائی جاتی ھی مثلاً موضع زمینداری میں جب کہ وہ کئی پٹیوں پر تقسیم ھوگیا ھو اور اُس کی ھر ایک پٹی میں اُس کے شرکاء کا قبضہ بالاجمال ھو اور موضع بھیا چارہ مکمل میں جب کہ وہ چند پٹیوں میں تقسیم ھوگیا ھو اور ھرایک پٹی کے شرکاء اپنی اپنی اراضی پر جداگانہ قبضہ رکھتے ھوں اور موضع بھیا چارہ نا مکمل میں جب کہ وہ متعدد پٹیوں پر تقسیم ھو اور ھر ایک پٹی میں اُس کے شرکاء کچھہ اراضی مقبوضہ جدا گانہ اور کچھہ شاملات بھی رکھتے ھوں مگر جبکہ اس غلطی کا مدت سے رواج چلا آتا ھی تو اب اُس پر اعتراض نہیں ھوسکتا اور بطور غلط العام کے صحیح تسلیم کیا جاتا ھی اور اسی سبب سے میں کہتا ھوں کہ دیہات بھیا چارہ مکمل اور پٹی داری مکمل اور دیہات بھیا چارہ نا مکمل اور پٹی داری نا مکمل کو متحد اور ھم معنی تصور کرنا چاھیئے *

بہت سے دیہات ایسے بھی نکلینگے جن میں ایک مثال میں کسی قسم کی ملکیت منجملہ اقسام ملکیت مذکورہ بالا موجود ھوں مثلاً ‡ شاید تھوک و پٹی کہ اس عبارت سے بڑی اور چھوٹی قسمیں

---

† دفعہ ۸۹ ھدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۹۷ ھدایت نامہ بندوبست *

مراد هیں ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہوں حالانکہ ہر ایک تھوک اور پتي کے سب حصہ دار زمین پر بالاشتراک قابض ہوں اس طرح سے ممکن هے کہ ایک تھوک پتیداري خالص خواہ غیر مکمل ہو اور دوسرا تھوک زمینداري شاید اس تھوک کی سب سیر کي زمین پر ایک هي شرح سے محاسبہ کیا جاتا ہو اور اُس تھوک میں ہر ایک کا لگان بالمقطع مقرر ہو *

اکثر دیہات † ایسے هیں جن میں باوجود قبضہ بالاجمال کے ہرایک حقیت دار نے چند آسامیوں کو اپنا تصور کرلیا هی اور روپیہ خواہ بٹائي جو اُن سے واجب الادا هی لیتا هی اور سرکار کي مالگذاري جو اُس کو اپنے حصہ کي دیني هی ادا کرتا هی اور درحقیقت اسي قسم کے دیہات هیں جن پر صحت سے دیہات تھوک داري کا اطلاق کیا جاسکتا هی اور وہ بھي ایک قسم کے دیہات زمینداري شمار کیئے جاتے هیں *

جو ضرورت تقسیم کي میں نے بیان کي جب وہ پیش آتی هی تو خواہ نخواہ حقیت داروں کو اپنے اپنے حصہ کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کرنا پڑتا هی اور اسي سبب سے دیہات بھیا چارہ مکمل خواہ نامکمل پیدا ہوتے هیں یہہ تقسیم حسب اقتضاء راے مالکوں کے کئي طرح پر عمل میں آتي هی *

اول قاعدہ شرعي پر یعني حقوق جدي پر ایسي تقسیم میں جو حصہ موروثي ہر ایک مالک کا بحساب بسوہ و بسوانسي گانوں میں ہوتا هی اُسي کي مناسبت سے کل رقبہ محال میں سے اپنے حصہ کي اراضي علیحدہ کرلیتا هی اور سرکاري جمع کا حصہ حق وراثت کے بموجب ہر مالک کو دینا پڑتا هی اُسي قدر سرکاري جمع اپنے ذمہ کرلیتا هی اور اُسي کے مطابق زمین بھي اپنے قبضہ میں رکھتا هی *

دویم رسمي قاعدہ پر ایسي تقسیم میں لحاظ حقوق جدي کا کچھہ نہیں ہوتا بلکہ ہر مالک بموجب اُس رسم و رواج کے جو اُنکے گانوں میں مروج هی زمین پر علیحدہ قبضہ رکھتا هی اور بقدر اپني

---

† دیکھو اصول محاصل سرکاري مؤلفہ پوڈرس صاحب *

اراضي مقبوضه کے مالگذاري مناسب بهي ادا کرتا هی مگر وہ زمين کسي خاص قاعدہ سے مقرر نهيں هوئي امتياز ان دونوں قسم کي تقسيم ميں يهه هی که جهاں تقسيم بموجب قاعدہ شرعي کے هوتي هی وهاں زمين کا قبضه مالک کے حصه مالگذاري کے اندازہ پر هوتا هی اور جهاں تقسيم بموجب قاعدہ رسمي کے هوتي هی وهاں مالگذاري کا حصه زمين مقبوضه کے اندازہ پر هوتا هی *

جن ديهات ميں تقسيم بموجب قاعدہ رسمي کے هوتي هی اُن ميں بهي دو طرح کي صورتيں نکلتي هيں ايک يهه که حق وراثت شرعي کا نشان اُن ديهات ميں بالکل محو اور نسياً منسياً هو جاتا هی اور حق ملکيت کا اندازہ صرف اُسکي زمين مقبوضه کي مقدار پر هوتا هی جو صرف بلحاظ کسي رسم و رواج اور بهائي بندي کي ريت کے تقسيم هوئي تهي دوسرے يهه که باوجود تقسيم هونے اراضي کے بلحاظ کسي رسم و رواج کے اور هر مالک کے قبضه ميں کسي قدر اراضي هونے کے حقوق شرعي يعني حصه داري موروثي بهي معلوم اور مقبول هوتي هيں گو منافع کي تقسيم اور سرکاري مالگذاري کا ادا کرنا اُن حقوق کے بموجب نهوتا هو بلکه صرف اراضي مقبوضه کے لحاظ سے هوتا هو مگر پهر بهي حقوقِ مذکور معلوم اور ملحوظ هوں اور اُن کے پهر جاري کرنے کا امکان مدنظر هو اور اسي ليئے باوجوديکه اداے زر مالگذاري سرکار رسمي قاعدہ کے بموجب هوتي هو مگر سائر کي رقومات کي تقسيم اور افتادہ زمين کا استحقاق حق جدي پر قايم هو ايسي تقسيم مالکوں ميں اکثر بنظر آساني اداے مالگذاري سرکار کے عمل ميں آتي هی اور يهه مقصود هوتا هی که جب مالک چاهينگے اراضي کو اپنے اپنے حقوق شرعي کے موافق از سر نو تقسيم کرلينگے *

علاوہ اس کے منقسم هو جانے اراضي کے درميان مالکوں کے ايک اور صورت بهي پيش آتي هے اور وہ يهه هی که هر ايک مالک بقدر اپنے حصه موروثي کے زر مالگذاري سرکار ادا کرتا هی مگر هر ايک مالک کے قبضه ميں اراضي بلحاظ حصه موروثي يا حصه مالگذاري کے کم و بيش هوتي هی اس کمي بيشي کا سبب کبهي تو آپسکي رضامندي سے هوتا هی

اور کبھي زبردست مالک کے کم زور مالک کي اراضي پر قبضہ کرلینے سے اور یہہ ایک ایسي نامنصفانہ تقسیم ہوتي ہی جس کا تدارک فی الفور کرنا پڑتا ہی *

ان تمام حالات سے جو مذکور ہوئے ثابت ہوتا ہی کہ تقسیم ہونا محال کا درمیان شرکاء کے ایک ایسا امر ہی جو ناگزیر ہی اور ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہی اور یہہ امر صرف ایسا ہي نہیں ہی کہ اغراض رعایا ہي اس پر موقوف ہوں بلکہ وصول ہونا مالگذاري سرکار کا بھي اُس پر موقوف ہوتا ہی اس لیئے ایسي گورنمنٹ کو جو قوانین معینہ کے بموجب کار بند ہوتي ہی ضرور ہوتا ہی کہ واسطے بٹوارہ محالات کے کوئي قانون ایجاد کرے جس سے رعایا کو بھي آسایش اور سرکاري مالگذاري کے وصول میں بھي آساني ہو اسي بنیاد پر ہماري گورنمنٹ کي کونسل نے ابتدا سے درباب ایجاد قانون بٹوارہ توجہہ کي ہی *

قانون ۹ سنہ ۱۸۱۱ ع جو زیادہ تر بٹوارہ دیہات بھیا چارہ سے علاقہ رکھتا تھا تو کونسل سے جاري ہوا اور پھر بموجب قانون ۱۱ سنہ ۱۸۱۱ ع کے واسطے ترمیم جمع اُن اراضیات کے جن کا بٹوارہ ہوا ہو میعاد زیادہ بڑھائي گئي اور قانون نوزدہم سنہ ۱۸۱۴ ع واسطے بٹوارہ اُن محالات کے جاري ہوا تھا جو دیہات زمینداري کے کہلاتے ہیں مگر یہہ قوانین درحقیقت واسطے جمیع اقسام کے محالات کے جن کا بیان میں نے اوپر کیا کافي نہ تھے علی الخصوص جو دیہات بھیا چارہ نامکمل کے تھے اُن کے بٹوارہ سے کوئي قانون بھي اُن قانونوں میں سے متعلق نہیں ہوسکتا تھا اس لیئے جناب آنریبل هیرنگٹن صاحب بہادر نے جو ہماري پریسیڈنسي کے ممبر مقرر ہیں بصلاح صاحبان صدر بورڈ اور بایماے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربي و شمالي اس ایکٹ کا مسودہ مرتب کیا مسودہ پیش کرتے وقت جو گفتگو جناب ممدوح نے کونسل میں کي اور جس سے وجوہ اور منشاء اس ایکٹ کے پائے جاتے ہیں تمکو سناتا ہوں *

جناب ممدوح نے یہہ فرمایا کہ " قانون مجاریہ حال جس کے بموجب بٹوارہ ایسے محالات کا جو قبضہ مشترک میں ہوں معرفت

سرکاري عہدہ داران مال کے پریزیڈنسي فورٹ ولیم بنگالہ میں ہوتا ہی نسبت ایک بڑي قسم محالات واقع ممالک مغربي و شمالي پریزیڈنسي مذکور کے بہت ناقص پایا گیا ہی یعني نسبت اُن محالات کے جن میں جائداد دو یا زیادہ اشخاص کي قدرے قبضہ جداگانہ میں قدرے قبضہ مشترک میں ہو عبارت قانون مجاریہ حال کي مانع اس امر کي ہی کہ قسم مذکور کے محالات سے احکام اُس قانون کے متعلق کیئے جائیں یہاں تک کہ اراضیات واقع محالات مذکور جو قبضہ مشترک میں ہوں بموجب اُس قانون کے ناقابل تقسیم تصور کیئے جاتے ہیں *

اور زیادہ قابل لحاظ کے اعتراض نسبت قانون مجاریہ حال کے یہہ ہی کہ جو کارروائي واسطے بٹوارہ محال مشترک غیر منقسم کے اُس کے بموجب مقرر ہی وہ نہایت دیر طلب ہی اور وہ کار روائي اس نوع کي ہی کہ جو شخص بٹوارہ میں خلل اندازي یا مزاحمت سے اپنا فائدہ سمجھتا ہو وہ ہمیشہ اُسکي تعمیل کا سدراہ ہو سکے کہ بباعث اُسکے اکثر مقدمات میں اس قدر دیر ہو جاتي ہی کہ نہایت نا روا ہی پس بڑي غرض مسودہ ایکٹ ہذا کي یہہ ہی کہ قانون مجاریہ کے سقم مذکورہ بالا رفع کیئے جاویں اور ایک زیادہ تر اور سہل طور کارروائي کا جس سے تقسیم محال قبضہ مشترک کي بالعموم بہ نسبت سابق تھوڑے عرصہ میں ہو سکے مقرر کیا جاوے اور جیسا کہ بالفعل اکثر ہوا کرتا ہی ایک عمر دراز اگر ایک عمر درازنہیں تو سال ہاے سال تک کام ممتد نہو *

یہہ امر قابل غور ہی کہ آیا بٹوارہ بہت چھوٹے محالات کا بھي جائز رکھا جاے نسبت بٹوارہ ایسے محالات کے ایک اعتراض یہہ ہی کہ بہت سي چھوٹي چھوٹي جائداد کي مالگذاري سرکار کي تحصیل کرنے میں دقت ہوگي لیکن پچاس برس سے زیادہ ہوئے کہ ایک قانون (قانون ۵ سنہ ۱۸۱۰ ع) جاري ہوا تہا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ حق ہر حصہ دار محال مشترک غیر منقسم کا کسي قدر حصہ اُسکا ہو درباب اس امر کے مسلم رکھا گیا ہی کہ وہ اپنے حصہ محال کو باقي محال سے جدا کرکے اُسے اپنے قبضہ جداگانہ میں لائے اور جب کہ یہہ استحقاق دیا گیاہی تو یہہ قرین

اِنصاف اور مناسب هی که از روے قانون کے اُس استحقاق کو بلا دشواري اور بعرصه مناسب اور بصرف واجبي دلا پانے کے وسیلے مقرر کیئے جائیں پس اُمید هی که وہ وسیلے مسودہ ایکٹ هذا سے حاصل هونگے *

صاحب ممدوح نے یهه بهي فرمایا که دفعه ۵۳ میں یهه تجویز کي گئي هی که حسب صوابدید لوکل گورنمنت کے احکام مسودہ مذکور اُن محالات کے بٹوارہ سے بهي متعلق کیئے جاوینگے جو مالگذاري سرکار سے معاف هیں مگر قانون مجاریه حال صرف محالات مالگذار سرکار سے متعلق هی توسیع قانون کي بعض حالات میں بطریق مجوزہ نسبت محالات معافي کے بلحاظ اُن محالات یا حصص محالات کے مناسب معلوم هوتي هی جو که بجلدوی خدمات سنین پر آشوب سنه ۵۷ و ۱۸۵۸ع سرکار سے عطا کیئے گئے هیں *

صاحب ممدوح نے یهه بهي فرمایا که مسودہ جس نهج پر که بالفعل هی نظر سے حاکمان صدر بورڈ رفنیو مقام الهآباد کے گذر چکا هی اور اُنهوں نے پسند کیا هی اور معلوم هوتا هی که نواب لفتننٹ گورنر بهادر ممالک مغربي و شمالي نے بهي که جن کے ایما سے پیش کیا جاتا هی منظور کیا هی *

اگرچه یهه ایکٹ اِس لایق تها که تمام پریسیڈنسي بنگاله میں جاري کیا جاتا مگر جو که جناب نواب لفتننٹ گورنر بهادر بنگاله کے ساتهه ایک جدا کونسل مقرر هونے والي تهي اور نیز اضلاع بنگاله کے لیئے پیش کرنا ایسے ایکٹ کا اُس ممبر کو زیادہ تر مناسب تها جو اضلاع بنگاله کي طرف سے ممبر مقررہ تها اِسلیئے جناب هیرنگٹن صاحب بهادر نے اِس ایکٹ کو اضلاع مغربي و شمالي سے متعلق هونے کے واسطے پیش کیا تها اب همارے لیئے یهه ایک عمدہ قانون بٹوارہ کا هی جو بسعي و عرق ریزي هماري پریسیڈنسي کے نهایت آزمودہ کار اور ذهین اور نهایت عقلمند ممبر نے بنایا هی *

لفظ بٹوارہ سے خود اُس کے معني اور مراد پائے جاتے هیں یعني ایک محال کو کئي اجزا پر تقسیم کر ڈالنا بٹوارہ کهلاتا هی مگر

یاد رکھنا چاہیئے کہ بٹوارہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک بٹوارہ مکمل اور دوسرا بٹوارہ غیر مکمل جسکو بٹوارہ اکھتا بھی کہتے ہیں *

اگر محال کے اجزا اِس طرح سے ایک دوسرے سے منقطع کرکے علیحدہ محال بنائے جاویں کہ جمع مالگذاری اُس جزو کی بھی علیحدہ کردی گئی ہو اُسکو بٹوارہ مکمل کہتے ہیں اور جب محال اِس طرح پر بٹوارہ کیا جائیگا تو ضرور ہوگا کہ رجسٹر مالگذاری میں نمبر جدا گانہ پر مندرج کیا جاوے *

بٹوارہ غیر مکمل وہ ہوتا ہی کہ باوجودیکہ محال کے اجزا علیحدہ منقسم ہوگئے ہوں اور ہر قسمت پر جمع کا حصہ مناسب باندھا گیا ہو مگر تاہم محال منقسم نہیں ہوجاتا اور ذمہ داری مشترکہ بحال و برقرار رہتی ہی اور اُسی کو بٹوارہ اکہتا بھی کہتے ہیں *

امتیاز دونوں قسم کے بٹواروں میں صرف یہہ ہی کہ پہلی قسم کا بٹوارہ ایک ایسا محال جدا گانہ تصور ہوتا ہی کہ گویا ایک کو دوسرے سے کچھہ علاقہ نہ تھا ایک کی باقی میں دوسرا محال ذمہ نہیں ہوسکتا اور حقوق شفع جو مبنی اوپر حقوق مشترکہ کے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے ساقط ہوجاتے ہیں بٹوارہ اکھتا اِس کے برخلاف ہوتا ہی وہاں باوصف منقسم ہوجانے اراضی اور تقسیم ہوجانے جمع علیحدہ کے ذمہ داری مشترکہ بحال و برقرار رہتی ہی اور حق شفع بھی جو مبنی اوپر اشتراک کے ہی بحال و برقرار رہتا ہی *

محال کی تعریف میں جو یہہ الفاظ داخل کیئے جاتے ہیں کہ اُس کا نمبر جدا گانہ رجسٹر مالگذاری میں بھی مندرج ہوا ہو اُس سے مراد اُس محال سے ہوتی ہی جس کا بٹوارہ مکمل ہوگیا ہو یا ابتدا ہی سے ایک محال جداگانہ ہو مگر محالات بٹوارہ اکھتا پر بھی عام معنی بٹوارہ کے جس سے مراد صرف منقسم ہوجانا زمین اور جمع کا ہی صادق آتے ہیں اِس ایکٹ میں جو لفظ محالات کا استعمال کیا گیا ہی اُس سے یہی عام معنی مراد ہیں جس کا نتیجہ یہہ ہی کہ اگر کوئی محال بذریعہ بٹوارہ مکمل کے محال جداگانہ بنایا گیا ہو تو جس طرح اُس محال کے شرکاء آپس میں بٹوارہ کراسکتے ہیں

اُسي طرح اُس محال میں بھي بٹوارہ کراسکتے هیں جو بذریعہ بٹوارہ اکہتا کے ایک محال بنایا گیا هو *

اِن دونوں قسم کے بٹواروں کا ذکر دفعہ ۳ قانون ۱۹ سنہ ۱۸۱۴ع سے مستخرج هوسکتا تھا الا کوئي خاص نام اُن دونوں بٹواروں کا جدا جدا قرار نہیں پایا تھا ابتدا میں صدر بورڈ نے اپنے سرکلر مورخہ ۱۰ جولائي سنہ ۱۸۴۶ع میں بٹوارہ مکمل کو بلفظ بٹوارہ قانون نوزدهم سنہ ۱۸۱۴ع نامزد کیا اور بٹوارہ نامکمل کو بلفظ بٹوارہ بموجب درخواست طرفین موسوم کیا هدایت نامہ مالگذاري میں جس کو آنریبل طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر سابق نے جاري کیا پہلي قسم کے بٹوارہ کو بلفظ بٹوارہ مکمل اور دوسري قسم کو بلفظ بٹوارہ نامکمل نامزد کیا هی مابعد کے سرکلروں میں پہلا بٹوارہ بلفظ بٹوارہ قانوني اور دوسري قسم کا بٹوارہ بلفظ بٹوارہ اکہتا موسوم هوا هی *

مگر مجھکو شبہہ هی کہ اس ایکٹ کي روسے جو بٹوارے هونگے وہ صرف بٹوارے مکمل هي هونگے یا بٹوارہ نامکمل بھي کیونکہ اُس کي دفعہ ۴۴ سے مجھکو یہہ شبہہ پڑتا هی کہ اس ایکٹ کي رو سے جو بٹوارے عمل میں آئینگے همیشہ وہ بٹوارے مکمل هوا کرینگے کچھہ عجب نہیں کہ اس ایکٹ کے یہہ معني سمجھنے میں کسیقدر میں غلطي میں پڑا هوں کیونکہ مجھکو کوئي وجہہ اس بات کي مانع نہیں معلوم هوتي کہ اگر مالکان محال بٹوارہ اکہتا چاهتے هوں تو یہہ ایکٹ اُس کا مانع هو مگر اُمید هی کہ چند روز میں جب اس قسم کے مقدمات حاکمان اعلی تک پہونچینگے تو کوئي مراد دفعہ ۴۴ کي منقح هوجائیگي اور جو شبہہ کہ اس وقت لکھتے وقت مجھکو پڑا هی آیندہ کسي وقت میں مرتفع هوجائیگا *

قانون بٹوارہ جب ایجاد کیا جاے تو لازم هی کہ وہ ایسي طرز پر بنایا جاے کہ جس سے حقوق مالکان میں یا اُن کے رسم و رواج میں جس کو وہ بمنزلہ قانون سمجھتے آئے هیں یا اُن مراتب میں جن کي تعمیل پانے کي اُن کو کسي آیندہ زمانہ میں مد نظر هی تفاوت نہ آنے پاوے کیونکہ اگر قانون بنانے میں ان امور کا لحاظ نرهے تو ایک اختلاف

عظیم اور ابتري بے حد حقوق ملکیت میں واقع هو چنانچه یهه ایکٹ
ان تمام امور پر لحاظ کرکے بنایا گیا هی جس طرح که میں تمکو اُس
کي دفعات پر لکچر دینے سے بتاتا هوں که اُن اقسام زمینداریوں کے
بٹوارہ سے جن کا میئے اوپر بیان کیا کس طرح اس ایکٹ کي دفعات
متعلق کي جاتي هیں *

اس ایکٹ کي دفعه ۵ میں نوعیت محال کا اور اُس طریق بٹوارہ کا
جس طریق سے درخواست کنندگان بٹوارہ کو منظور هو ذکر لکھے جانے
کا حکم هی اُس نوعیت محال سے اُنھیں اقسام زمینداري کا لکھا جانا
مراد هی جو میں اوپر بیان کرچکا اور طریق بٹوارہ کے لکھنے سے یهه مراد
هی که درخواست کنندگان کو لکھنا چاهیئے که کس قاعدہ پر بٹوارہ هونا
چاهتے هیں آیا قاعدہ شرعي پر یا قاعدہ رسمي پر تاکه طرفثاني کا اعتراض
جو نسبت اُس طریق بٹوارہ کے هو علانیه تجویز میں آسکے *

دفعه ۸ میں صاحب کلکٹر کو حکم هی که بعد تحقیقات اور تصفیه
امورات ضروري کے ایک روبکاري مشعر نوعیت اور تعداد اُن حقوق کي
جن کے بموجب بٹوارہ عمل میں آیگا تحریر کریں یهه روبکار بنیاد
طریق بٹوارہ هوتي هی اور مقدمات بٹوارہ میں صاحب کلکٹر کا یهه
کام نهایت نازک اور نهایت عمدہ هی اور اِس سے مراد یهه هی که
صاحب کلکٹر نوعیت محال کو جس کي تفصیل میں نے اوپر بیان کي
خیال کرکے اس بات کي تجویز کریں که آیا تقسیم محال کي بحساب
حصه جدي یعني حقوق شرعي کے هوگي یا بلحاظ حقوق رسمي یعني
بلحاظ قبضه اراضي مقبوضه هرایک مالک کي ' سمجھنا چاهیئے که
اِسي روبکاري پر مدار صحت اور عدم صحت بٹوارہ کا هی اگر تشخیص
نوعیت محال اور طریق بٹوارہ اس روبکاري میں بصحت لکھا جائیگا
تمام امور بٹوارہ بخوبي انجام پاوینگے ورنه تمام کار روائي بٹوارہ کي ابتر
اور خراب هوجائیگي *

یهه دفعه ایسي عمدہ اور ایسي جامع هی که تمام مختلف
نوعیت کي ملکیتوں کے بٹوارہ سے متعلق هوسکتي هی اور هر قسم کي
ملکیت کے بٹوارہ کو به شایستگي انجام دیتي هی تمام حقوق مالکان کي

اور نیز اُن کی آپس کي بھائي بندي کي رسم و رواج اور نیز وہ مراتب جن کي تعمیل ہونے کي مالکوں کو آیندہ زمانہ میں مد نظر تھي سب بحال اور قایم رہتے ہیں اور کسي طرح حقوق ملکیت میں اختلاف واقع ہونے نہیں پاتا اور یہہ ایک نہایت عمدہ صفت اِس ایکٹ کي ہی *

دفعہ ۳۰ اِس ایکٹ کي "بالتخصیص دیہات بھیاچارہ نامکمل سے علاقہ رکھتي ہی اور دفعہ ۳۲ دیہات بھیا چارہ مکمل سے اب تم سے ایک مختصر گفتگو نسبت بٹوارہ مختلف اقسام حقیت دیہات کے بیان کرتا ہوں *

دیہات زمینداري مطلق میں جہاں قبضہ بالاجمال ہی اور ہرایک مالک اپني حقیت کو بحساب قاعدہ شرعي موروثي خیال کرکر بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي شمار کرتا ہی وہاں تعین طریقہ بٹوارہ میں کچھہ مشکلات پیش نہیں آتیں کیونکہ تمام اراضي بالاجمال ہی اور بحساب کسوري، اُس کي تقسیم کرنے میں کچھہ مشکل نہیں *

دیہات بھیاچارہ میں جہاں ابتدا ہي سے اراضي مقبوضہ ہر ایک مالک کي بقدر اُس کے حصہ شرعي کے قبضہ میں آئي تھي قواعد تقرر بٹوارہ کچھہ مشکل نہیں ہی اور اسي طرح اُن محالات میں بھي جہاں تقسیم اراضي کي گو اوپر کسي قاعدہ رسمي کے ہوئي تھي مگر اب حق ملکیت کا اندازہ صرف رسم و رواج تھا اور صرف اراضي مقبوضہ ہرایک مالک کي حق ملکیت کا اندازہ تھا اور حق وراثت کا نشان بالکل محو ہوگیا تھا وہاں بھي قواعد تقرر بٹوارہ چنداں مشکل نہیں بلکہ صرف اسي قدر کافي ہوگا کہ رسم اور اُس کے جملہ حالات خوب تحقیق کرکے روبکار طریقہ بٹوارہ میں مندرج کي جاویں *

الا اُن محالات میں جہاں قبضہ اراضي کا گو بموجب کسي رسمي قاعدہ کے ہوا ہو یا کسي مالک نے کسي اور سبب سے مثل زبردستي وغیرہ اپنے حق شرعي سے زیادہ اراضي پر قبضہ کرلیا ہو اور باوجود مقبوضہ ہونے اراضي ہرایک مالک کے حقوق شرعي معدوم نہ ہوئے ہوں اُن محالات میں البتہ طریقہ تقسیم مقرر کرنا اور روبکار تنقیح طریقہ بٹوارہ کا

لکہنا جس کا ذکر اس ایکٹ کی دفعہ ۸ میں ھی نہایت مشکل اور نہایت نازک کام ھی *

بعض محالات ایسے ھوتے ھیں کہ ھر ایک مالک کے قبضہ جداگانہ میں بلا لحاظ مناسبت اُس کے حق شرعی کے کسی قدر اراضی ھوتی ھی مگر حقوق وراثت شرعی بھی معلوم اور مقبول ھوتے ھیں گو منافع معمولی کی تقسیم اور سرکاری مالگذاری کے ادا کے واسطے مدت سے اُن حقوق پر کسی سبب سے رجوع نہیں کیا جاتا پھر بھی حقوق مذکور معلوم اور ملحوظ ھوتے ھیں اور اُن کے پھر جاری ھونے کا امکان مد نظر ھوتا ھی اس صورت میں جو لوگ حق وراثت سے کم قبضہ رکھتے ھیں وہ اپنے حقوق بموجب دعوی کرنے کو طیار اور جو لوگ زاید پر قابض ھوتے ھیں منافع کے لیئے تقسیم کا انکار تو نہیں کرسکتے مگر اُس سے بچنے کی اُمید رکھتے ھیں منافع کی تقسیم میں حق جدی کی طرف رجوع کرنا بالکل موقوف نہیں ھوتا گو اداے مالگذاری رسمی قاعدہ کے بموجب ھوتی ھو الا سائر کی رقومات اور افتادہ زمین کا استحقاق حق جدی پر ھوتا ھی اور اسی سبب سے خواستگار بٹوارہ چاھتا ھی کہ از سر نو تقسیم محال کی بلحاظ حصہ شرعی کے کرادی جاوے *

بعض محالات ایسے ھوتے ھیں کہ اُن میں مالک اپنے اپنے حق اور حصہ کا شمار بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ و پائی بموجب حصہ شرعی کے کرتے ھیں اور زر مالگذاری سرکار بھی بقدر اپنے حصہ کے دیتے ھیں مگر زمین اُن کے قبضہ میں اُن کے حصہ سے کم خواہ کم قدر ھوتی ھی اُن کی درخواست یہہ ھوتی ھی کہ میرے قبضہ کی زمین حصہ کی برابر پوری کردی جاوے ایسے تنازعات میں قوانین سابق کے بموجب صاحب کلکتر کو بجز تغیر و تبدیل مقدار مالگذاری کے اور کچھ اختیار نہ تھا مگر اِس ایکٹ کی رو سے اس قسم کے تمام تنازعات کے تصفیہ کا صاحب کلکتر کو اختیار ھوا ھی اور یہہ ایک عمدہ صفت اس ایکٹ کی ھی جس کے بموجب مالکان اراضی کی درخواست بٹوارہ میں بھی تاخیر اور تساھل نہیں ھونے پاتا اور نیز ایک درجہ یعنی محکمہ ابتداے عدالت دیوانی کے اخراجات سے تخفیف حاصل ھوتی ھی *

غرضکہ دونوں قسم کے مقدمات میں جو فرق ہی وہ ظاہر ہی یعني جہاں قبضہ اراضي کا بلحاظ حقیت جدي ہوا ہی یا جہاں حقوق جدي نیست و نابود اور نسیاً منسیاً ہوگئے ہیں وہاں طریقہ بٹوارہ کا بلحاظ اراضي مقبوضہ ہوتا ہی اور جہاں وہ حقوق موجود اور ملحوظ ہوتے ہیں وہاں طریقہ بٹوارہ کا بلحاظ حصہ جدي کے ہوتا ہی *

بٹوارہ کرنے کا ایک عمدہ اصول یہہ ہی کہ حتی‌المقدور اراضیات اُس مالک کي جو خواستگار بٹوارہ اور جو اپني حقیت کا چھوٹا سا ایک محال جداگانہ بنانا چاہتا ہی یکجا جمع کي جاویں اس ایکٹ کي دفعہ ۳۵ میں اس طریقہ پر جہاں تک ممکن ہی عمل کرنے کا اور تبادل اراضیات سے اس عمدہ مطلب کے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہی اور اس ایکٹ کي یہہ بہي ایک ایسي عمدہ بات ہی کہ منجملہ صفات اس ایکٹ کے شمار کي جاوے *

اس ایکٹ کي دفعہ ۳۱ میں نامنظوري بٹوارہ کا بحالت یکجا نہ جمع ہونے اراضیات مقبوضہ جداگانہ کے حکم دیا گیا ہی یہہ دفعہ زیادہ تر اُن محالات سے علاقہ رکہتي ہی جہاں کہیت بٹ واقع ہوتا ہی کہیت بٹ اُس کو کہتے ہیں کہ دو گانوں کے کہیت آپسمیں خلط ملط ہوگئے ہوں اور ہر ایک اپنے اپنے گانوں کے نام سے مشہور ہو میں نے ایک پرگنہ کا پرگنہ دیکھا ہی جس کے تمام موضع آپسمیں مختلط ہوکر کہیت بٹ کي طرح واقع ہوگئے ہیں ایک موضع کے کہیت تین تین اور چار چار موضعوں میں واقع ہوئے ہیں پس بلا شبہہ اگر ایسي حالت میں مالکان اراضي تبادل اراضي پر راضي نہوں اور اپني حقیت کے کہیتوں کو یکجا جمع کرنا نہ چاہیں تو بٹوارہ محض بے سود بلکہ غیر ممکن ہوتا ہی *

اصول تحصیل محاصل گورنمنٹ میں جن لوگوں نے کتابیں تصنیف کي ہیں وہ لکہتے ہیں کہ گورنمنٹ کو درباب تقسیم اراضیات کے جو آپسمیں مالکان اراضي کرتے ہیں زیادہ تر نگراني رکھنے سے غرض یہہ ہی کہ جسقدر اجزا محال کے بطور محال جداگانہ تقسیم ہوں اُن پر جمع مناسب مقرر کي جاوے تاکہ گورنمنٹ کو ہر ایک محال

علیحدہ شدہ سے جو بعد علیحدہ هوجانے کے خود ذمہدار مالگذاري سرکار هوتا هی زر مالگذاري وصول هوسکے اور مالکوں کے اس فریب سے کہ اراضي عمدہ پر کم جمع تفریق کرکر اور اراضي ناقص پر سنگین جمع تقسیم کرکر گورنمنٹ کو نقصان پهونچاویں محفوظ رهے اور نیز دوسرے لوگ جو کسي سبب سے مشتري یا قایم مقام مالکان اُس محال کے هوں اُس فریب نقصان دهندہ سے محفوظ رهیں! اس سے لازم آتا هی کہ تشخیص هر ایک محال کي گورنمنٹ اپنے هاتهہ میں رکهے اور اپني منصفانہ تجویز سے هر ایک محال تقسیم شدہ کي جمع تجویز کرے مگر ایسا اختیار خاص گورنمنٹ کو اپنے هاتهہ میں رکهنے سے ایک قباحت عظیم پیدا هوتي تهي کہ جس طرح مالک اپني اپني اراضیات کے نفع و نقصان سے واقف هوتے هیں اُس طرح پر گورنمنٹ کا واقف هونا نهایت مشکل امر هی اور اس لیئے ممکن هی کہ گورنمنٹ کیسي هي نیک نیتي اور منصفانہ تجویز سے تشخیص جمع هر ایک محال کي کرتي اس پر بهي غلطي میں پڑنا ممکن هی یهہ دونوں امر آپسمیں ایسے مخالف اور ایک دوسرے کی ضد تهے کہ اُن کي اصلاح کے لیئے ایک ایسا قانون بنانا جس سے یهہ دونوں سقم رفع هوجاویں نهایت مشکل تها مگر اس ایکٹ میں هماري پریسیڈنسي کے ممبر مقررہ نے نهایت فهانت سے اور بے انتها خوبي سے ان دونوں سقموں کو رفع کیا هی دیکهو اُس کي دفعہ ۱۸ میں مالکان اراضي کو اپني رضامندي سے خواہ ثالثوں کے تقرر سے اختیار تفریق جمع هر ایک محال کا دیا گیا هی اور اُس کي منظوري صاحب کلکٹر کي راے اور حکام بالا دست کي منظوري پر مشروط کي گئي هی جس سے دونوں سقم رفع هوگئے اگر مالکان محال یا ثالثان مقررہ نیک نیتي سے تفریق جمع کي هر ایک محال پر کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کي منظوري میں کچهہ عذر نهیں هوگا اور اگر اُس میں وہ لوگ کچهہ فریب اور بے ایماني کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کي نامنظوري کا اختیار حاصل رهیگا پس یهہ مراتب اس ایکٹ میں ایسي عمدگي سے قایم کیئے گئے هیں کہ اگر مالکان محال نیک نیتي سے کاربند هوں تو سراسر اُن کا فائدہ اور خود

اُن کو بطور حاکم کے خود اپنے حقوق کے فیصلہ کرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہی *

باوجود ان سب احتیاطوں کے جو اس ایکٹ میں قرار دي گئي ہیں ممکن ہی کہ کسي سبب یا غفلت سے تشخیص مالگذاري ہر ایک محال میں غلطي یا فریب واقع ہوا ہو اُس کي انسداد کے لیئے بہي ایک میعاد کثیر بارہ سال کي از روے دفعہ ۳۵ اس ایکٹ کي دي گئي ہی اور اس سے توقع ہی کہ اگر کسي بٹوارہ میں ایسا فریب ہوا ہو تو اس قدر عرصہ تک اُس کا مخفي رہنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہی *

ایک محال کو متعدد محالات جداگانہ پر تقسیم کرنے سے جیسے فوائد متصور ہیں ویسے ہي نقصانات بھي خیال میں آتے ہیں علی الخصوص ایسي حالت میں کہ جب احکام وصول باقي مالگذاري جو در صورت یکشامل ہونے محال کے متعدد جاري ہوتے تھے اب جداگانہ جاري ہونگے اور جو اخراجات کہ ایسي حالت میں کل گانؤں پر پڑتے وہ محالات جداگانہ تقسیم شدہ کي ہر ایک محال پر پڑنے ممکن ہیں اگرچہ اس قسم کے اخراجات کا پڑنا نتیجہ غفلت اور تساہل مالکان حقیت کا ہوتا ہی مگر پھر بھي جبکہ کسي سبب سے اس قسم کے متعدد محالات ایک ہي شخص کے قبضہ میں آجاویں تو اُسپر ایسے متعدد اخراجات عاید کرنے نا انصافي سے خالي نہیں ہوتے یہہ نقص دفعہ ۴۸ و ۴۹ اس ایکٹ نے رفع کردیا جہاں اجازت دي ہی کہ جب ایسے محال ایک شخص کي ملکیت ہوجاویں تو پھر اُسکو محالات کے شامل کرلینے کا اِستحقاق دیا گیا ہی *

عمدہ فائدہ جو اس ایکٹ سے مالکان حقیت کو حاصل ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ بعض صورتوں میں باوجود تنازعات حقیت کے اُنکا تصفیہ کلکٹري سے بہ تخفیف اُن اخراجات کے جو درصورت رجوع ہونے نالش کے دیواني عدالت میں پڑتے ہیں ہوجاتا ہی اور پھر جو حقوق کہ از روے قوانین دیواني عدالت کے عموما رعایا کو دیئے گئے ہیں وہ بھي بدستور بحال رہتے ہیں کیونکہ ایسي حالت میں صاحب کلکٹر کو حکم دیا گیا

هی که وه تصفیه ایسے تنازعات کا اُنهیں قواعد پر کریں جو مقدمات دیواني میں قوانین ضابطه عدالت دیواني میں مقرر هیں اور پهر شخص ناراض کو اُس فیصله سے اپیل کرنیکا ایسا هي حق دیا گیا هی که گویا وه مقدمه ابتداء عدالت دیواني هي سے فیصله پایا تها *

بٹواره میں جو کارروائي هوتي هی وه دو قسم کي هوتي هی ایک وه جو حقوق مالکان حقیت پر اثر کرتي هی دوسرے وه جو ریونیو یعني جمع مالگذاري پر موثر هوتي هی پچهلے امر کا تصفیه ضرور هی که صرف حکام مال هي کي جانب سے هو اور پهلے امر کے لیئے انصاف مقتضي هی که اُسکا تصفیه اُس عدالت سے کیا جاوے جو ایسے حقوق کے تصفیه کے لیئے مقرر هی اسي لحاظ سے اس ایکٹ میں اُس کار روائي کا اپیل جو ریونیو سے علاقه رکهتي هیں حکام مال سے متعلق کیا گیا هی اور جو تجویز که حقوق مالکان پر موثر هی اُسکا اپیل عدالت دیواني پر سپرد کیا گیا هی اور اِن دونوں قسم کے احکاموں سے کوئي دقیقه داد دهي کا فروگذاشت هونا امکان سے خارج هوگیا هی *

غرضکه یهه ایکٹ ایسا پر فوائد جاري هوا هی که تمام مالکان اراضي ممالک شمال و مغرب کو جناب انریبل هیرنگٹن صاحب بهادر اپني پریسیڈنسي کے ممبر مقرره کي ذهانت پر فخر کرنا چاهیئے اور اُن کي اُس محنت اور عرق ریزي کا جو اُنهوں نے اس ایکٹ کے بنانے میں کي همیشه شکر گذار رهنا چاهیئے *

تمام شد